ناموران سیاست

حصہ اوّل

عبدالمجیب و محمد نسیم

مکتبہ جامعہ

دہلی - نئی دہلی - لاہور - لکھنؤ - بمبئی

بار اول ۱۰۰۰

قیمت ۱؍۱۲

اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء

مطبوعہ محبوب المطابع دہلی

فہرست مضامین

دیباچہ

موجودہ جنگ کی وجہ سے ہر خاص و عام کو سیاسی معاملات سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ ہٹلر اور مسولینی، روزولٹ اور اسٹالن، چرچل اور چیمبرلین ہر شخص کی زبان پر رہتے ہیں، لیکن ان کے حالات سے ناواقفیت کی بنا پر معاملات کو صحیح طور پر سمجھنے میں کبھی کبھی دشواری ہوتی ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کر کے موجودہ زمانے کی ان اہم شخصیتوں کے حالات زندگی مختصر طور پر اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں۔ جن کا ذکر عام طور پر آیا کرتا ہے۔

حالات مختلف انگریزی کتابوں، اخبارات اور رسائل سے لئے گئے ہیں خصوصاً پولیٹیکل ڈکشنری اور پیڈیا سے۔

اسلامی ممالک کے لوگوں کے حالات "ملوک المسلمین" سے فراہم کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کا دوسرا حصہ "ہندوستانی مشاہیر" کے حالات پر زیر ترتیب ہے۔

ابن سعود

ابن سعود سعودی عرب کے بادشاہ ہیں - پورا نام عبدالعزیز ابن عبدالرحمٰن الفیصل السعودی ہے، ایک سابق حکمران خاندان میں بمقام الریاض نجد میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں کسی شاہی جھگڑے کے سلسلہ میں جلاوطن کر دئے گئے تھے۔ ان کی تربیت جنوبی عرب میں ہوئی۔ ۱۹۰۱ء میں صرف ۲۰۰ آدمی لے کر اپنی آبائی حکومت کو حاصل کرنے کے لئے چل کھڑے ہوئے۔ شب خون مار کر الریاض پر قبضہ کر لیا۔ آل رشید کو نکال باہر کیا اور ایک مضبوط حکومت قائم کی۔ وطن پرستی کے جذبہ کو ابھارنے کی کوشش کی تاکہ قبائلی جھگڑے دب جائیں۔ عرب قوم کو خانہ بدوشی سے نکال کر کاشتکاری کی طرف متوجہ کیا۔ ۱۹۱۳ء میں ترکوں کو مشرقی عرب چھوڑنے پر مجبور کیا۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک ان کی تمام توجہ آل رشید کے زیر کرنے میں صرف ہوئی۔ اس لئے جنگ عظیم میں برطانیہ کی کوئی مدد نہ کر سکے۔ ۱۹۱۸ء میں حجاز کے بادشاہ شریف حسین سے ان کی ان بن ہو گئی۔ برطانیہ نے در پردہ شریف حسین کی مدد کی کیونکہ اس نے جنگ عظیم میں ان کی مدد کی تھی۔ لیکن باوجود برطانیہ کی دھمکیوں کے ابن سعود نے ۱۹۱۹ء میں شریف حسین کی فوجوں پر حملہ کیا اور اسے مار بھگایا۔ پھر وسط عرب کے سرحدی اضلاع رفتہ رفتہ قبضہ میں آتے رہے۔ ۱۹۲۴ء میں برطانیہ کی ایک ناکام صلح کی کوشش کے بعد یہ حجاز کی فتح کے لئے روانہ ہو گئے۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۴ء میں مکہ پر قبضہ کر لیا اور شریف حسین نے تخت سے دست بردار ہو کر ملک کو خیرباد کہہ دیا۔

۸ر جنوری ۱۹۲۶ء کو انھوں نے حجاز کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ ۱۹۲۷ء میں بجائے "سلطان" کے شاہ نجد کا لقب اختیار کیا۔ اسی سال برطانیہ سے ایک صلحنامے پر دستخط ہوئے۔ ۱۹۳۲ء میں حجاز اور نجد کے الحاق کا اعلان ہو گیا اور اس کا نام سعودی عرب قرار پایا۔

موجودہ زمانے میں ابن سعود عالم اسلامی میں ایک زبردست شخصیت کے مالک ہیں۔ انھوں نے عرب کی مرکزی قوت میں اضافہ کرکے اسے کافی مستحکم بنا دیا ہے۔ یہ بات آج سے پہلے عرب میں کبھی بھی حاصل نہ تھی۔ جہاں تک عرب کی موجودہ ترقیوں کا تعلق ہے اس کے رواج دینے میں کافی احتیاط سے قدم بڑھایا اور سوائے فوجی معاملات اور ریگستانوں میں موٹروں کو رواج دینے کے اور کسی شعبہ میں کوئی نئی بات نہیں پیدا کی۔ یمن کا قضیہ جس کے ابھارنے میں اٹلی کا ہاتھ تھا ایک صلح کے ذریعہ طے کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنا سعودی پالیسی میں شامل ہے۔

اسٹالن

اسٹالن ۱۸۷۹ء میں ملک روس کے شہر طفلس کے پاس ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔ تعلیم طفلس کے چرچ کالج میں ہوئی تاکہ آئندہ زندگی میں ایک کامیاب پادری بن سکے۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اس نے تعلیم کے بعد Caucasian Oil fields کی اشتراکی، انقلابی تحریک میں شریک ہونا زیادہ مناسب سمجھا اور جلد ہی بالشویک جماعت کا ممبر ہوگیا۔ پرانا نام چھوڑ کر اپنا عرف "اسٹالن" قرار دیا۔ جس کے معنی "آہنی آدمی کے ہیں"۔ یہ متعدد بار جلا وطن اور قید کیا گیا۔ مارچ ۱۹۱۷ء کے انقلاب کے بعد وہ پیٹرس برگ چلا گیا اور وہاں اشتمالی جماعت کے سیاسی بیورو (Poli-tical Bureau) کا ممبر ہوگیا جو لینن کے ماتحت سوویٹ گورنمنٹ میں قائم تھا۔ ۱۹۱۹ء میں سنٹرل پارٹی (Central Party) کمیٹی کا جنرل سکریٹری مقرر ہوا۔ جنوری ۱۹۲۴ء میں لینن کی موت کے بعد اس کے اور ٹراٹسکی کے درمیان جانشینی کے بارے میں کشمکش شروع ہوئی۔ اس نے Kamenieff اور Zinovieff کے ساتھ مل کر ٹراٹسکی کے خلاف Troyka ترتیب دیا اور ٹراٹسکی کو شکست دے چکا تو Zinovieff جماعت کے اقتدار کو ختم کرنے کے لئے دائیں بازو میں شریک ہوگیا جو Kalinin اور Roykoff کے ماتحت تھی۔

اور ۱۹۲۷ء تک پوری پارٹی اپنے قابو میں کرلی۔ اس جماعت بندی کی
سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اسٹالن اور ٹراٹسکی کے پیرو مختلف رائیں
رکھتے تھے۔ ٹراٹسکی کی جماعت دنیا میں انقلاب پھیلانے کے لئے قدم بڑھانا
چاہتی تھی اور اس کی جماعت روس کی فلاح وبہبود زیادہ مقدم سمجھی تھی
آخر کار یہی جماعت برسر اقتدار ہوئی اور پانچ سال کے پروگرام پر سرگرمی
سے عمل شروع ہوگیا "ریاست" (State) کی جانب سے ملوں
کو ترقی اور اجتماعی جماعت کو رواج دینے کی کوشش کی گئی

یہ نازی تحریک کا کبھی بھی حامی نہیں رہا۔ ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء کی
تقریر میں اس نے کہا کہ ہماری ہمدردیاں ان مظلوم قوموں کے ساتھ ہیں
جو اپنی آزادی کی خاطر جنگ کررہی ہیں۔ اس نے نازی تحریک کے خلاف
مغربی طاقتوں (Western Powers) کے ساتھ اشتراک
عمل بھی کیا۔ موجودہ جنگ کے آغاز سے کچھ ہی پہلے برطانیہ سے گفت و
شنید ہوئی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا اور ۲۳ اگست ۱۹۳۹ء کو جرمنی سے
Non Agression Pact پر دستخط ہوگئے۔ ستمبر ۱۹۳۹ء
میں جب جرمنی نے پولینڈ فتح کیا تو انھوں نے وہاں کی روسی آبادی کو
سوویٹ حکومت کے ماتحت کرلیا۔ اس طرح سے روس کا اقتدار اسٹونیا
لٹویا اور لتھونیا پر کافی بڑھ گیا۔ ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء کو اس نے فن لینڈ پر
قبضہ کرنے کا حکم دے دیا۔

اسٹالن نے باوجود اشتمالی بلند نظریوں کے حقائق کو

کبھی نظر انداز نہ کیا۔ اس کے ذریعہ روس کی قوت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی اور معاشی حیثیت سے روس نے تھوڑے عرصہ میں قابل رشک ترقی کر لی ہے اور اس میں شک نہیں کہ تمام ترقی کا سہرا اسی کی حقیقت بین اور معاملہ فہم شخصیت کے سر ہے۔ اس نے سوویٹ یونین میں کوئی عہدہ قبول نہیں کیا ہے اور تمام فرائض اشتمالی پارٹی کے جنرل سکریٹری ہونے کی حیثیت سے انجام دیتا ہے۔

اسمٹس

جان کرسٹن اسمٹس (Jan Christian Smuts) جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ہیں۔ یہ سنہ ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ جنوبی افریقہ کی جنگ میں برطانیہ کے خلاف لڑے۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں پری ٹوریا (Pretoria) بوئرس کی طرف سے چند صلح کرنے والے نمائندوں (Peace Delegates) کے ساتھ گئے۔ بوئرس اور انگریزوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کی اور پھر بوتھا (Botha) کے ساتھ مل کر برٹش کامن ویلتھ کے ماتحت جنوبی افریقہ کی یونین قائم کرنے کی جدوجہد کی۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں بوتھا کی کابینہ میں پہلی مرتبہ وزیر مالیات بنا دئے گئے۔ سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں جرمن ایسٹ افریقہ میں انگریزی فوجوں کی قیادت کی۔ سنہ ۱۹۱۷ء کی جنگی وزارت (Imperial War Council) میں شامل ہوئے اور جنگ کو کامیاب بنانے میں بہت سرگرم حصہ لیا۔ ورسائی کے کانفرنس صلح میں شرکت کی اور اس کے بعد جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم بنا دئے گئے۔ یہ اسمبلی میں اعتدال پسند قوم پروروں کے لیڈر بھی تھے Hertzog کی انتہا پسند قومی تحریک نے ان کی قیادت کو ختم کر دیا۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں انھوں نے اس سے صلح کر لی اور اپنی جماعت کو اس کی جماعت میں ضم کر دیا۔ اس اتحاد کے نتیجہ کے طور پر یونائیٹڈ ساؤتھ افریقن نیشنل پارٹی (United South African National Party)

عالم وجود میں آئی۔ اس صلح کے بعد یہ نائب وزیر اعظم بنا دئے گئے۔ مگر جب موجودہ
جنگ چھڑی تو اسمٹس نے انگریزوں کے ساتھ اتحاد عمل کی تائید کی (Hertzog)
نے غیر جانب داری پر زور دیا۔ اسمٹس کو پارلیمنٹ میں ۱۳ ووٹوں (۶۷ - ۸۰)
کی اکثریت سے کامیابی ہوئی۔ Hertzog نے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ
دے دیا اور اسمٹس نے فوراً ہی جنگی وزارت بنالی۔

انتھونی ایڈن

رابرٹ انتھونی ایڈن (Robert Anthony Eden) سنہ ۱۸۹۷ء
میں پیدا ہوئے۔ ایٹن اور کرائسٹ چرچ آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء میں
فرینچ فرنٹ (French Front) پر ایک سیکنڈ لفٹنٹ کی حیثیت سے لڑنے
گئے اور جنگ کے بقیہ ایام میں بغیر زخمی ہوئے لڑتے رہے۔ ۲۰ سال کی عمر میں یہ
کیپٹن بنا دیے گئے اور انھیں جنگی نشان (Military Cross) عطا کیا گیا
سنہ ۱۹۲۳ء میں ایک قدامت پسند کی حیثیت سے پارلیمنٹ میں گئے۔ سر آسٹن
چیمبرلین کے یہ پارلیمنٹری پرائیوٹ سکریٹری رہے اور کچھ ہی دنوں بعد سر جان سائمن
اور لارڈ ریڈنگ کے معاملات خارجہ میں رائے دینے والے انڈر سکریٹری مقرر
کیے گئے۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں لارڈ پریوی سیل کا عہدہ ان کے سپرد کیا گیا۔

اٹلی نے جب حبشہ پر حملہ کیا تو انھوں نے اس کی سخت مخالفت کی اور
ہور۔ لیول (Hoare - Lovals) اسکیم کو بہت برا بھلا کہا۔ سر سموئل ہور
کے مستعفی ہونے کے بعد انھیں وزیر خارجہ بنا دیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر صرف
۳۸ سال کی تھی۔ یہ اٹلی کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کے بہت موافق تھے مگر
بالڈون کی کمزور پالیسی اور فرانس کے عدم اشتراک عمل کی وجہ سے اپنے
مقصد میں زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ ایڈن پہلے انگریز وزیر تھے جس نے ماسکو کا
سفر کیا اور اسٹالن سے ملاقات کی۔ اسپین کی خانہ جنگی کے معاملے میں یہ عدم مداخلت

کے حامی تھے اور اٹلی فرانکو کی جو مدد کر رہا تھا اسے یہ سخت ناپسند کرتے تھے۔ جرمنی اور اٹلی کے مسلسل پروپگنڈا اور ہٹلر و مسولینی کی مخالفت نے ان کی شخصیت کو صدمہ پہنچایا اور انھیں بالآخر ۱۹۳۸ء میں وزارت خارجہ سے استعفیٰ دینا پڑا یہ اٹلی کے پہلے رویہ کو دیکھ کر اس بات کو نامناسب سمجھتے تھے کہ اس کے ساتھ مزید گفتگو کے لئے سلسلۂ جنبانی شروع کی جائے۔ اسی زمانے میں یہ امن (Appeasement) کی پالیسی کے خلاف ہو گئے۔ ۱۹۳۸ء میں ایڈن امریکہ گئے جہاں ان کا بہت شاندار استقبال ہوا۔ ۱۹۳۹ء میں حکومت کو آخرکار وہی پالیسی اختیار کرنی پڑی جس کی تائید میں وہ مسلسل آواز بلند کر رہے تھے۔

موجودہ جنگ چھڑنے کے بعد پھر انھیں کابینہ میں شامل کر لیا گیا۔ چرچل کی موجودہ وزارت میں یہ وزیر جنگ ہیں۔ جنگی وزارت کا بھی انھیں ایک رکن بنایا گیا ہے۔

ایڈن اپنی بلند پایہ سیرت اور آزادی کے ایک بڑے علمبردار ہونے کی حیثیت سے ملک میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

مارشل پے تیں (Marshal Petain) ۲۴ مئی ۱۸۵۶ء
میں بمقام Cauchy la Tour پیدا ہوئے۔ یہ فوج کے اکثر
عہدوں پر فائز رہے، یہاں تک کہ ۱۹۱۰ء میں کرنیل بنا دئے گئے۔ جنگ عظیم کے
دوران میں انھوں نے بارہا پیادہ اور سوار فوجوں کی قیادت کی۔ ۱۹۱۵ء میں
Arras کے مقام پر انھوں نے جرمن فوجوں کا زبردست مقابلہ کیا۔ اس کامیاب
مقابلہ نے ان کو بہت زیادہ مشہور کر دیا۔ جون ۱۹۱۵ء میں فوج دوم
(Second Army) ان کے سپرد کی گئی جس نے اِن کی زیر
قیادت Champagne کے مقام پر زبردست حملہ کیا۔ اس
حملہ کے بعد انھوں نے جنگ کے نئے اصولوں پر ایک معرکۃ الآرا کتاب لکھی
جو بہت زیادہ مقبول ہوئی۔ ۲۱ فروری ۱۹۱۶ء کو جب جرمنی کا ولی عہد
Verdun پر حملہ کر رہا تھا، تو اِس حملہ کو روکنے کا کام مارشل
پے تیں کے سپرد کیا گیا۔ انھوں نے سب سے پہلے علاقہ جنگ (War Zone)
کو درست کیا اور پھر ایک فوجی لائن Donanmont سے لے کر Bras
تک بنائی، اس لائن کو کئی حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصہ ایک فوجی دستہ کے سپرد
کر دیا تاکہ وہ ہر حال میں اس کی حفاظت کر سکے۔ پے تیں کی اس فوجی تنظیم اور
معاملہ فہمی سے Verdun بچ گیا۔ مئی ۱۹۱۶ء میں جرمنی فوج ان کے

سپرد کر دی گئی۔ اپریل ۱۹۱۷ء میں انھیں جرنیل اسٹاف کا سردار بنادیا گیا۔

مئی ۱۹۱۷ء میں انھیں جرنیل Nivelle کی جگہ سپہ سالار اعظم مقرر کیا گیا۔ فرانسیسی فوج اس وقت بہت پراگندہ اور منتشر تھی پے تیں نے فوج کے اندرونی اختلافات کو دور کیا اور چند ایسی ضروری اصلاحات نافذ کیں جن کی وجہ سے فرانس کی پوری فوج منظم ہوگئی اور اس کے زیر اثر آگئی۔

انھوں نے جنگ عظیم میں بہت سے کارہائے نمایاں انجام دئے، جن میں سے ایک یہ ہے کہ انھوں نے ۱۹۱۸ء میں جرمنی کو Ardennes تک پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا۔ ۸ راگست اور ۲۶ رستمبر کے جو حملے انہوں نے جس کامیابی کے ساتھ روکے ان سے ان کی جنگی قابلیت اور مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ ۲۱ رنومبر ۱۹۱۸ء کو صدر جمہوریت کی طرف سے Metz کے مقام پر انھیں Mare'chal de France کا بٹن ملا۔ اتحادی حکومتوں کی طرف سے بھی ان کو بہت سے اعزاز بخشے گئے۔

موجودہ جنگ کے چھڑنے کے وقت مارشل پے تیں اسپین میں قونصل تھے جب فرانس پر حملہ ہوا تو انھیں اسپین سے بلا کر نائب وزیر اعظم بنایا گیا۔ جرمنی کا فرانس پر قبضہ ہو جانے کے بعد جو تقریباً نصف علاقہ جرمن اثر سے آزاد رہ گیا تھا اور جسے وشی (Vichy) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ان کے سپرد کیا گیا۔ فرانس کی موجودہ کابینہ کے وزیر اعظم بھی ہیں۔

چرچل

مسٹر چرچل (Winston Churchill) ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۷۴ء میں پیدا ہوئے۔ باپ کا نام لارڈ رین ڈولف چرچل ہے۔ ماں امریکن تھی۔ تعلیم ہیرو اور سنڈہرسٹ میں ہوئی۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں فوجی زندگی اختیار کی۔ نوآبادیات کی دو مہموں میں شریک ہوئے۔ شمالی افریقہ کی جنگ میں "مارننگ پوسٹ" کے فوجی نامہ نگار رہے۔ اسی زمانے میں بوئیرس (Boers) نے گرفتار کر لیا لیکن کسی طریقے سے جان بچا کر نکل آئے۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں قدامت پسند جماعت کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے۔ جوزف چیمبرلین کے اضافہ محصول والی تجویز کی مخالفت کی۔ ہمیشہ آزاد تجارت کی تائید میں رہے اعتدال پسند جماعت میں شامل ہوئے اور سنہ ۱۹۰۵ء میں نوآبادیات کے نائب وزیر بنائے گئے۔ شمالی افریقہ میں وفاقی اسکیم کی اشاعت کی سنہ ۱۹۰۸ء میں تجارتی بورڈ کے صدر مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں آئرش ہوم رول بل کی تائید کی۔ پھر امیر البحر مقرر کئے گئے۔ انھوں نے آئندہ خطرات کو محسوس کر کے ایک بحری فوج رکھنے کے سلسلہ میں جو کوشش کی تھی وہ جنگ عظیم کے یکا یک چھڑ جانے کی وجہ سے رک گئیں۔ اس جنگ میں "ایسٹرن فرنٹ" کے فوجی نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ لیکن فوج کی کمی کے باعث اس تجویز کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں پارلیمنٹ سے الگ ہو کر فرانس میں فوجی

خدمات کے لئے چلے گئے، وہاں (6 the Royal Scots Fusiliers)
سکستھ رائل اسکاٹ فیلرس کے کرنل بنا دئے گئے۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں لائڈ جارج نے
واپس بلا کر آلات حرب کا وزیر بنایا۔ انھوں نے حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ
فرائض انجام دئے۔ سنہ ۱۹۱۸ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک فوجی محکمہ کے سکریٹری اور ہوائی
بیڑے کے وزیر رہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء سے سنہ ۱۹۲۳ء تک وزیر نوآبادیات رہے۔
سنہ ۱۹۲۲ء میں آئرش شلمنٹ کی تائید کی، اس وقت اشتراکیت کی مخالفت
کر کے عوام میں شہرت اور اہمیت حاصل کر لی۔ ان کے خیالات نے اعتدال
پسندوں میں نفرت کے جذبات ابھار دئے اور سنہ ۱۹۲۲ء میں یہ ڈنڈی کے
حلقے سے منتخب نہ ہو سکے۔ اس کے بعد کچھ دنوں کے لئے سیاسی زندگی سے الگ
ہو گئے۔ اس عرصہ میں جنگ سے پہلے اور جنگ کے بعد کی پالیسی پر اپنی
مشہور کتاب (World Crisis) "ورلڈ کرائسس" چھ جلدوں میں
لکھی۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں پھر سیاسی زندگی میں آ گئے اور قدامت پسند جماعت میں
شامل ہو کر "اپینگ" (Epping) کے حلقے سے ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء میں پارلیمنٹ
کے ممبر منتخب ہوئے۔ بالڈون کے زمانے میں محکمۂ خزانہ کے چانسلر مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۵ء
میں انھیں کے زمانے میں سونے کا سکہ پھر اختیار کیا گیا۔ سنہ ۱۹۳۰ء سے موجودہ
جنگ تک ان کا تعلق کسی محکمہ سے نہیں رہا لیکن خارجی معاملات میں خاص دلچسپی
سے حصہ لیتے رہے۔ ان کی تقریریں اور تحریریں اس موضوع پر پبلک کی
دلچسپی کا مرکز بنی رہیں۔ نیز اس معاملہ میں ان کی دور اندیشی نے ان کی شہرت میں
اور بھی اضافہ کر دیا۔ سنہ ۱۹۳۳ء سے فرانس کی اسلحہ کم کرنے والی تجویز کی مخالفت

کرتے رہے لیکن ان کا یہ خیال ضرور تھا کہ جہاں تک ممکن ہو جرمنی کی شکایات کو رفع کیا جائے۔ ۱۹۳۳ء میں جب جرمنی میں نازی پارٹی برسر اقتدار ہوئی اور اس کی بڑھتی ہوئی قوت سے ہر ملک کے لئے خطرہ محسوس ہونے لگا تو فوجی قوت کو بڑھانے اور خصوصیت کے ساتھ ہوائی طاقت کے اضافہ کی انتہائی کوشش کی۔ اسپین کی خانہ جنگی میں غیر جانب دار رہنے کی حمایت کی۔ وسط یورپ میں جرمنی کے اضافہ کی پیشین گوئی کی اور ہٹلر کے دنیا پر حکمرانی کرنے کے عزائم کو لوگوں پر واضع کیا، صلح جوئی کی پالیسی کی مخالفت کی اور ظلم و تعدی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی پرزور تائید کی۔ میونخ (Munich) کے معاہدے کو مسترد کر دیا۔ موجودہ جنگ کے آغاز پر ان کو پھر جنگی وزارت میں "امیرالبحر" کی حیثیت سے بلایا گیا۔ جنگ کے بڑھ جانے سے مسٹر چیمبرلین کے بعد وزیر اعظم مقرر ہوئے اور اس وقت سے برطانیہ کی سیاست انھی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ایک سحر بیان خطیب اور انگریزی زبان کے بہترین سیاسی انشا پرداز ہیں۔ ان کا شمار برطانیہ کے نہایت ہر دلعزیز سیاست دانوں میں ہے۔ فوجی مضمون پر مختلف کتابیں لکھی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

۱- 1. The World's Crisis.

۲- 2. Thoughts and Adventures.

۳- 3. Great Contemporaries etc.

چیمبرلین

مسٹر چیمبرلین بہ مقام برمنگھم سنہ ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے باپ قدامت پسند جماعت کے رہنما تھے۔ ان کی تعلیم رگبی (Rugby) اور مشن کالج برمنگھم میں ہوئی۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں برمنگھم کونسل میں داخل ہوئے اور سنہ ۱۹۱۵ء میں برمنگھم کونسل کے لارڈ میر (Lord Mayor) ہوگئے۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں لائڈ جارج نے (National Service) نیشنل سروس کا ڈائرکٹر بنا دیا۔ لیکن یہ ایک اختلاف کی بنا پر سنہ ۱۹۱۷ء میں مستعفی ہوگئے اور سنہ ۱۹۱۸ء میں قدامت پرست جماعت کے ٹکٹ پر پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۲ء میں ڈاک کے افسر اعلیٰ مقرر ہوئے اور سنہ ۱۹۲۳ء میں ان کا تقرر بحیثیت وزیر حفظان صحت کے ہوگیا چیمبرلین نے اس محکمہ میں بہت سے اہم کام انجام دئے۔ سنہ ۱۹۲۳ء کا قانون رہائش (Housing Act) ان ہی کے نام سے موسوم ہے۔ مزدوروں کے رہنے کی صفائی کا ضروری کام بھی انھی کی عہد کی یادگار ہے۔ سنہ ۱۹۲۳ء سے سنہ ۱۹۲۴ء تک محکمہ خزانہ کے چانسلر رہے۔ اس کے بعد پھر حفظان صحت کے وزیر مقرر ہوئے تاکہ رہائش کے کام کو پھر شروع کردیں۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں دوبارہ محکمہ خزانے کے چانسلر بنائے گئے۔ ان خدمات کے علاوہ چیمبرلین نے معاشرتی اصلاح کے لئے بھی کافی اہم کام کئے سنہ ۱۹۲۶ء کا Rating and Valuation

نیز بیواؤں اور یتیموں کا پنشن ایکٹ بھی شمول انھی کی کوششوں کا نتیجہ ہے سنہ ۱۹۲۹ء
سے Edgbaston Brimingham حلقہ کے نمائندے رہے
بالڈون کے مستعفی ہونے کے بعد وزیر اعظم مقرر ہوئے اور ۳۱ اگست سنہ ۱۹۳۷ء
کو متفقہ طور پر قدامت پسند جماعت کے رہنما مقرر ہوئے۔

انھوں نے اپنے عہد میں بیرونی پالیسی صلح پسندی پر مبنی رکھی۔ ان کا
خیال تھا کہ جہاں تک ممکن ہو جرمنی اور اٹلی کے ڈکٹیٹروں کو اپنے ساتھ رکھ کر
بین الاقوامی امن و امان قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اس پالیسی کی خاطر انھیں
بہت سی قربانیاں کرنی پڑیں۔ حبشہ میں اٹلی کی فتح تسلیم کرنے والے معاملہ کو
کسی نہ کسی طرح طے کرنا پڑا۔ وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو ان کے عہدہ سے دست بردار
کرنے پر مجبور ہوئے۔ اسپین کی خانہ جنگی میں اپنے ملک کو غیر جانب دار رکھا۔
آسٹریا پر جرمنی کا تسلط مانے بغیر چارہ نہ رہا۔ زیکوسلاویکیا کی مدد سے
دست کش رہے اور میونخ کے معاہدے پر گفت و شنید کے لئے زندگی میں
پہلی مرتبہ تین بار ہوائی جہاز پر اڑ کر ہٹلر کے پاس جانا پڑا۔ جنگ سے بیزاری کے
باوجود آپ کو ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء میں جرمن زبان بولنے والی تمام قوموں کو جرمنی میں
شامل ہونے سے روکنے کے لئے یہ اعلان کرنا پڑا کہ گورنمنٹ برطانیہ ہر اس
عزم کو جس کا مقصد قوت و جبر سے دنیا پر حکمرانی کرنا ہو امکانی تدبیر سے روکنے
کی کوشش کرے گی۔ میونخ کے معاہدے کے بعد ہی صلح کی گفت و شنید ہوتی
رہی لیکن جب کہ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء میں خبر ملی کہ میونخ کے معاہدے کے خلاف
زیکوسلاویکیا پر قبضہ کر لیا تو مجبوراً مدافعت کی پالیسی اختیار کر لی۔ جس کی تائید

دوسری جماعت کے لوگ اور خاص کر ایڈن، چرچل اور ڈف کوپر پہلے ہی سے کر رہے تھے۔ برطانیہ نے پولینڈ، یونان اور ترکی کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا اور اس کی کوشش کی گئی کہ روس سے معاہدہ ہو جائے۔ نیز برطانیہ کو مسلح کرنے کی اسکیم نہایت زور شور سے شروع کر دی گئی۔ ستمبر ۱۹۳۹ء میں جب ہٹلر نے پولینڈ پر حملہ کیا تو گورنمنٹ برطانیہ اس کی مدد کے لئے فوراً تیار ہو گئی۔ گو چیمبرلین صلح کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے لیکن جرمنی کے اس حملے نے ان کو انتہائی برہم کر دیا۔ انھوں نے اعلان کر دیا کہ برطانیہ کا اولین مقصد نازی تحریک کو ختم کرنا ہے۔ انھوں نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کی معرکتہ الآرا تقریر میں یہ کہا کہ "ہمیں جرمنی کے لوگوں سے کوئی شکایت نہیں اگر ہے تو صرف یہ کہ انھوں نے ایسی گورنمنٹ کو اپنے اوپر حکومت کرنے کی اجازت کیوں دی ہے"۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ "جب تک نازی حکومت قائم ہے اور اسے اپنے طریقہ کار پر اصرار ہے یورپ میں امن و امان ناممکن ہے۔ اس لئے ہم نازی ازم کو ختم کرنے کی ہر امکانی کوشش کریں گے۔ چنانچہ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو باقاعدہ جنگ کا اعلان کر دیا لیکن جنگ نے کچھ ایسی صورت اختیار کی کہ خود انھوں نے نیز پارلیمنٹ نے یہی مناسب سمجھا کہ یہ مستعفی ہو جائیں۔ ان کے بعد چرچل وزیر اعظم ہوئے اور اب تک وہی کام انجام دے رہے ہیں۔

چیانگ کائی شیک

چانگ کائی شیک چین کے فوجی سپہ سالار اور قومی رہنما ہیں۔ ۱۸۸۸ء میں
بمقام (Fenghua) چیکانگ پیدا ہوئے۔ چین کے تمام انقلابات
۱۲-۱۹۱۱ء و ۱۹۱۷ء میں نمایاں حصہ لیا۔ کومنٹنگ (Comanting) میں
ایک قومی ترقی پسند جماعت تھی اور جس کا مقصد چین کو جدید جمہوری حکومت میں
تبدیل کرنا تھا، شامل ہوئے۔

۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۲ء تک چین کے قومی و ترقی پسند رہنما سن یات سین
کے ساتھ کام کرتے رہے۔ ۱۹۲۳ء میں ماسکو کی فوجی تعلیم گاہ میں فوجی تعلیم حاصل
کرنے گئے۔ ۱۹۲۴ء میں چین کی فوجی تربیت گاہ کے افسر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ وہاں
کے طالب علموں کی ایک معیاری فوج ترتیب دی اور انھی کی مدد سے ۱۹۲۵ء میں چین
کے جنوبی باغی سرداروں کو شکست دی۔

سن یات سین کی وفات پر کومن ٹینگ کے رہنما قرار پائے۔ اشتمالیوں کے
ساتھ اتحاد عمل کیا اور ۱۹۲۶ء میں شنگھائی کو فتح کیا۔ مارچ ۱۹۲۷ء میں اشتمالیوں
سے اختلاف ہوگیا۔ شنگھائی کے مقام پر ان سے جنگ کی اور شکست فاش دے کر
اپنی حکومت بمقام ننکنگ قائم کی جس کا مقصد پرانی اشتمالی کومن ٹینگ کی حکومت
کی مخالفت کرنا تھا۔ بالآخر دونوں حکومتیں یکجا ہوگئیں اور یہ بحری اور برّی فوج
کے افسر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۸ء میں انھوں نے مارشل (Chang Tso-Lin)

کو شکست دی اور تمام چین نن کنگ گورنمنٹ کے زیر اثر ہوگیا۔ اگرچہ کہنے کو یہ صرف ایگزیکیوٹیو یاں کے صدر تھے لیکن انھیں ایک آمر کے تمام حقوق حاصل تھے۔ تاہم اس کے باوجود خانہ جنگی جاری رہی، کیونکہ اشتمالی اور بائیں بازو کے لوگ ان کی برابر مخالفت کرتے رہے۔ ۱۹۳۱ء میں انھوں نے استعفیٰ دے دیا لیکن ۱۹۳۲ء میں پھر صدر مقرر ہوئے۔ اشتمالی فوجوں سے جنگ کی اور جاپانیوں سے معاملات سلجھانے کی کوشش کی جنھوں نے منچوریا پر قبضہ کرلیا تھا اور شنگھائی پر حملہ آور ہوئے تھے۔ ۱۹۳۶ء میں ایک مخالف جنرل (Chang Hsuch liaug) کے ہاتھوں گرفتار ہوئے لیکن معاہدے کے بعد رہا کردئے گئے۔

جولائی ۱۹۳۷ء میں جب جاپانی چین پر حملہ آور ہوئے تو یہ وزیر اعظم کے عہدے سے مستعفی ہوگئے تاکہ اپنی تمام توجہات بحری اور بری افسر کے فرائض کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے میں صرف کرسکیں۔

جاپانیوں سے جواب تک مدافعاتی جنگ ہوتی رہی ہے یہی اس کے روح رواں رہے ہیں۔ دسمبر ۱۹۳۷ء میں نن کنگ نکل جانے کے بعد چنگ کنگ چلے آئے اور اب تک جنگ جاری رکھنے پر ہمہ تن تیار معلوم ہوتے ہیں۔

چیانو

چیانو اٹلی کے وزیر خارجہ ہیں۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئے۔ ایک بحری افسر اور سابق وزیر کے لڑکے ہیں۔ جنوبی امریکہ اور چین میں بحیثیت سفیر کام کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں مسولینی کی لڑکی ایڈا سے شادی کی اور اسی سال پروپگنڈا وزیر ہوئے۔

ابی سینیا کی لڑائی میں ہوائی طیارہ (Desperate) کی رہنمائی کی، واپسی پر سنہ ۱۹۳۶ء وزیر خارجہ بنا دیئے گئے۔ متعدد بار جرمنی کے مدبرین سے ملاقاتیں کیں جس کا نتیجہ سنہ ۱۹۳۷ء میں (Ante Comintern Pact) کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اس معاہدے میں جرمنی، جاپان اور اٹلی شامل تھے جس کا مقصد اشتمالیوں کی بڑھتی ہوئی تحریک کو دبانا تھا۔ انھی کی کوششوں سے سنہ ۱۹۳۹ء میں (Italo - German) صلحنامہ پر دستخط ثبت کئے گئے۔

موجودہ جنگ میں ان کی پالیسی شروع میں غیر جانب دار رہنے کی تھی مگر حالات کے ساتھ رائے تبدیل ہوئی اور جنگ میں شریک ہونا پڑا۔

دلادئے

دلادئے (Daladier) فرانس کے مشہور مدبر ہیں۔ سنہ ۱۸۸۴ء
میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد بسکٹ بنانے کا کام کیا کرتے تھے۔ پہلے پہل یہ ایک
اسکول کے مدرس ہوئے۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۱۸ء تک جنگ عظیم میں
کپتان کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں ترقی پسند اشتراکی جماعت کے
نمائندے مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں وزیر نوآبادیات ہوگئے۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں وزیر جنگ
بنادئے گئے۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں وزارت تعلیم ان کے سپرد کی گئی اور سنہ ۱۹۲۷ء میں (Herriot)
کے بعد ترقی پسند جماعت کے صدر منتخب ہوئے۔

سنہ ۱۹۳۳ء میں عارضی طور پر صرف دس مہینے وزارت عظمیٰ کے فرائض انجام
دئے۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں بھی کچھ دنوں کے لئے وزیر اعظم رہے۔ سنہ ۱۹۳۶ء سے سنہ ۱۹۳۸ء تک
وزیر جنگ رہے۔ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء میں پھر وزیر اعظم مقرر ہوئے اور ساتھ ہی ساتھ
وزیر جنگ کا بھی کام کرتے رہے۔

انھوں نے فرانس کی مالی اور اقتصادی حالت کو درست کرنے کی کافی
کوشش کی لیکن اصلاح کے پرانے طریقوں ہی پر کاربند رہے۔ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء میں
میونچ کے معاہدے پر دستخط کئے جس کی رو سے جرمنی کو زیکوسلاویکیا کے وہ اضلاع
جہاں جرمن بولنے والوں کی اکثریت تھی دے دئے گئے۔

یہ فرانس کے "زبردست آدمی" (Strong man) خیال کئے جاتے ہیں۔

انھوں نے بالکل آمرانہ طور پر حکومت کی۔ اور جولائی سنہ ۱۹۳۹ء میں فرانس کے انتخابات کو دو سال کے لئے ملتوی کر دیا۔ اِن کو زیادہ دنوں تک اکثریت حاصل نہ رہی اور رفتہ رفتہ سب ساتھی الگ ہو گئے۔

موجودہ جنگ کے آغاز پر ایوان نے ان کی خود مختارانہ پالیسی پر اعتراض کیا، اس کی رائے تھی کہ جنگ زیادہ مستعدی سے لڑی جائے۔ انھوں نے ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو وزارت سے استعفٰے دیدیا لیکن وزیر جنگ کے فرائض بدستور انجام دیتے رہے۔ ان کے بعد رینا ڈ وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء میں فرانس کو شکست ہوئی اور صلح کی تجویز پیش ہوئی، رینا ڈ مستعفی ہو گئے۔ پیٹن نے نئی وزارت ترتیب دی اور جرمنی سے صلح کر لی۔

ڈی گول

جنرل ڈی گول (General De Gaulle) میں رہنمائی کرنے کی بہت صلاحیتیں ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا فوجی تجربہ بھی بہت زیادہ ہے پچھلے کئی سال سے وہ برابر اس یورش کی اطلاع فرانس کے جنرل اسٹاف کو دے رہے تھے جو مستقبل میں پیدا ہونے والی تھی۔ ڈی گول کی خاموش خدمت کا صلہ یہ ملا کہ انھیں بہت معمولی عہدے دے گئے۔ مگر ان کی فوجی صلاحیت اور خیالات کو درست سمجھ کر جنرل ریناں (Reynand) نے انھیں اپنا فوجی مشیر بنا لیا۔

فرانس کے شکست کھانے سے پہلے وہ فرانس کے فوجی نمائندے کی حیثیت سے لندن کی بہت سی اہم کانفرنسوں میں شریک ہوئے۔ انھیں کی کوششوں سے فرانس اور برطانیہ میں اتحاد ہوا۔ جب جنرل پے تیں کی حکومت نے جرمنی سے صلح کر لی تو وہ ملک سے چلے گئے اور ان تمام فرانسیسیوں کو اکٹھا کیا جو صلح کو ملک اور حکومت کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔

ڈی ولیرا

ڈی ولیرا (De Valera) آئرلینڈ کے مشہور مدبر وزیر اعظم ہیں ۱۴ اکتوبر ۱۸۸۲ء میں نیویارک امریکہ میں پیدا ہوئے، ان کے باپ اسپین اور ماں آئرلینڈ کی رہنے والی تھی، ابھی یہ صرف تین سال کے تھے کہ آئرلینڈ اپنے ایک عزیز کے پاس تربیت کے لئے بھیج دئے گئے۔ ۱۹۰۴ء میں ڈبلن یونیورسٹی سے ریاضی میں گریجویٹ کی ڈگری حاصل کی، تھوڑے دنوں تک پڑھانے لکھانے کا کام کرتے رہے، اس کے بعد آئرلینڈ کی فوجی تحریک میں حصہ لینا شروع کیا ۱۹۱۶ء میں "ایسٹر ویک" کی تحریک میں شامل ہوئے، بغاوت میں گرفتار کر لئے گئے اور سزائے موت کے مستحق قرار پائے لیکن سزائے موت حبس دوام میں تبدیل کر دی گئی اور جون ۱۹۱۷ء میں قصور معاف کر کے رہا کر دئے گئے۔

اس کے بعد پھر ایک دوسری نئی تحریک Sin Fein میں شریک ہوئے اور چند ہی دنوں میں اس کے صدر مقرر ہو گئے مئی ۱۹۱۸ء میں پھر گرفتار کر لئے گئے اور ایک سال کی سزا دیدی گئی، ۱۹۱۹ء میں آئرلینڈ کے مفاد کی اشاعت کے لئے امریکہ گئے۔ دسمبر ۱۹۲۲ء میں واپس آئے۔ ڈبلن میں آئرلینڈ کی بھی خانہ جنگی کے دوران میں پوشیدہ رہے اور خفیہ طور پر جمہوریہ آئرلینڈ کی رہنمائی کرتے رہے ۱۹۲۱ء میں جب برطانیہ اور آئرلینڈ کے درمیان گفت و شنید

شروع ہوئی تو انھوں نے مکمل آزادی پر اصرار کیا۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے اس معاہدہ کو مسترد کر دیا جس نے آئرلینڈ کی آزاد حکومت کو نو آبادی میں تبدیل کر دیا تھا، آئرلینڈ کی جمہوری فوج کے ساتھ فری اسٹیٹ گورنمنٹ کی مخالفت کی اور آئرلینڈ کی دوسری خانہ جنگی کے موقع پر بھی ڈبلن میں پوشیدہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوئے بالآخر سنہ ۱۹۲۳ء میں گرفتار کر لیے گئے اور ایک سال قید میں رہ کر رہائی پائی۔ اس کے بعد ان جمہوریت پسند لوگوں کی رہنمائی شروع کی جنھوں نے فری اسٹیٹ کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں ایک نئی جماعت Soldiers Sdd of Ireland کے نام سے قائم کی جس کا پروگرام فری اسٹیٹ پارلیمنٹ کے ساتھ اتحاد عمل کر کے مکمل آزادی حاصل کرنا تھا۔ جمہوریت پسند جماعت نے ایک غیر اعتدال پسند پارلیمنٹ سے اتحاد عمل بالکل پسند نہ کیا۔ اس نے اپنے تمام تعلقات ان سے منقطع کر لیے اور انھیں پارٹی کی صدارت کے فرائض سے بھی سبکدوش کر دیا۔

سنہ ۱۹۲۷ء میں Free State کے ممبر منتخب ہوئے اور سنہ ۱۹۳۲ء میں ان کی جماعت نے انتخاب میں اکثریت حاصل کر لی اور یہ وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ انھوں نے جنوبی آئرلینڈ کی برطانوی سلطنت سے تدریجی انقطاع کی پالیسی پر عمل کیا۔ موجودہ جنگ میں ان کی پالیسی بھی غیر جانبداری کی ہے۔

ربن ٹراپ

ربنٹراپ (Ribbentrop) جرمنی کا وزیر خارجہ ہے۔ ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوا۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک جنگ عظیم میں کام کیا۔ بعد کو شراب کی تجارت میں ایک بڑے فرم کے مالک سے تعلقات ہو گئے اور اس کی لڑکی سے شادی کرلی۔ ۱۹۳۲ء میں نازی جماعت میں شامل ہوا اور تھوڑے ہی دنوں میں اچھا خاصہ اثر پیدا کر لیا جب ہٹلر برسراقتدار ہوا تو اس نے انھیں وزیر خارجہ بنا دیا۔ ربنٹراپ نے ہٹلر کو جرمن مقبوضات بڑھانے کی ترغیب دی۔ کچھ عرصہ کے لئے لندن میں جرمنی کا سفیر مقرر ہوا لیکن ۱۹۳۷ء کے آخر میں واپس بلا کر پھر وزیر خارجہ بنا دیا گیا۔

موجودہ جنگ شروع ہونے سے قبل ان نے ہٹلر کو اس بات کا یقین دلادیا کہ انگریز لڑائی سے گریز کریں گے۔ ۲۳ راگست ۱۹۳۹ء کو جرمنی اور روس کے صلحنامہ پر اسی نے دستخط کئے۔

ربنٹراپ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ جدید زبانوں پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یہ نہایت اچھی انگریزی اور فرانسیسی جانتا ہے۔ اور اطالوی اور روسی زبانوں پر خاصا عبور ہے۔

برلن کے قریب ایک مشہور علاقے ویلہم میں اپنی بیوی کینتھے ہیکل اور چاروں بچوں کے ساتھ ایک نہایت شاندار مکان میں رہتا ہے۔

رضا شاہ پہلوی

رضا شاہ کا پورا نام رضا بن عباس علی خاں ہے۔ سواد کوہ کے ایک دیہات میں ۵ر مارچ سنہ ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ان کے والد سواد کوہ کے حاکم اور فوج کے سردار تھے۔ معمولی تعلیم کے بعد رضا خاں کو فوجی کام میں لگا دیا گیا پہلے پہل تو یہ محض ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے فوج میں شامل ہوئے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں والد کے عہدہ پر پہونچ گئے۔ ان کی اصلی شہرت کرفشاہ کے واقعہ سے شروع ہوئی۔ ان کو وہاں کے قزاقوں اور لیٹروں کے دبانے کے لئے بھیجا گیا جو اکثر امن وامان میں خلل ڈالتے رہتے تھے اور کسی طرح قابو میں نہ آتے تھے۔ ان کا خوف سب کے دلوں پر طاری تھا۔ عین اس وقت جبکہ گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی ان کے ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے، لیکن ان کے عزم واستقلال میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا۔ اور اسی جوش وخروش سے چند سپاہیوں کے ساتھ لڑتے رہے اس واقعہ سے شہرت بہت بڑھ گئی اور فوج میں کافی ہر دلعزیز ہو گئے۔ اس کے بعد حکومت نے سنہ ۱۹۱۶ء میں ہمدان کی فوج کا سردار بنا دیا۔

روس کے سنہ ۱۹۱۷ء کے انقلاب کے بعد ٹروٹسکی نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ روس اور ایران کے سنہ ۱۹۰۷ء کے معاہدہ کی منسوخی تھی، اس وقت سے روس کے وہ تمام حقوق جو اس معاہدے کے ذریعہ ایران پر عائد ہوتے تھے اٹھا لئے گئے، اور سنہ ۱۹۱۸ء میں برطانوی فوج بھی وہاں سے ہٹا لی گئی۔ یہی وہ زمانہ

تھا کہ جب رضا خاں کو اپنی اہلیتوں کے دکھانے کا موقع ملا۔ انھوں نے چند ہی دنوں میں قومی تحریک کو بہت آگے بڑھا دیا، اور اس کے رہنما بن گئے ۱۹۲۰ء میں وزیر جنگ مقرر ہوئے اور دو سال کے بعد ہی وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز ہو گئے کچھ ہی دن بعد شاہ ایران یورپ چلے گئے اور یہ مستقل طور پر وہاں حکمراں ہو گئے انھوں نے فوج میں اصلاحات کر کے ملک کے امن و امان کو مستحکم کر دیا۔ قومیت کے جذبہ کو ابھارا اور نئی تہذیب پھیلانے کی کوشش کی ۱۹۲۵ء میں پارلیمنٹ نے بادشاہ بنانے کی درخواست کی، اس وقت سے یہ وہاں کے باقاعدہ بادشاہ تسلیم کر لئے گئے ہیں۔

انھوں نے توہم پرستی کو دور کیا، ایران کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کی، صنعت و حرفت کو ترقی دی، کارخانوں اور ذرائع آمد و رفت کی طرف خاص توجہ کی، دوسرے ممالک سے دوستانہ تعلقات قایم کئے، ۱۹۲۶ء میں ترکی اور ۱۹۲۷ء میں افغانستان اور روس سے معاہدہ کیا، ترکی، افغانستان، عراق اور ایران میں سیاسی اتحاد عمل کی بنا ڈالی ۱۹۳۵ء میں دیگر حکومتوں سے درخواست کی کہ وہ ملک کو بجائے پرشیا کے ایران کے نام سے پکارا کریں۔

۱۹۳۹ء میں آپ کے صاحبزادے شاہزادہ ایران کی شادی شاہِ مصر کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی، یہ شادی نہ صرف سیاسی حیثیت سے اہمیت رکھتی ہے بلکہ اسلامی اتحاد کے نقطۂ نظر سے بہت زیادہ قابلِ توجہ ہے۔

روزولٹ

روزولٹ (Franklin Delano Roosevelt) جمہوریہ امریکہ کے صدر ہیں۔ ۳۰ جنوری ۱۸۸۲ء کو ہائڈپارک، نیویارک میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک ڈچ خاندان سے ہے جو ۱۶۴۹ء میں امریکہ آیا تھا۔

انھوں نے ہارورڈ سے ۱۹۰۴ء میں گریجویٹ کی ڈگری حاصل کی اور ۱۹۰۷ء میں کولمبیا لا اسکول سے قانون پاس کیا۔ ۱۹۱۰ء میں ڈیماکریٹک پارٹی (جمہوری جماعت) میں شامل ہوئے، اور اسی سال نیویارک کی مجلس قانون ساز کے ممبر منتخب ہوئے۔ ۱۹۱۳ء میں بحری افواج کے مددگار سکرٹیری مقرر ہوئے، ۱۹۱۸ء میں افواج کے معائنہ کے لئے یورپ بھیجے گئے اور ۱۹۱۹ء میں امریکی فوجوں کی واپسی کے سلسلہ میں افسر انخارج کی حیثیت سے پھر یورپ گئے۔

۱۹۲۰ء میں جمہوریہ امریکہ کی نائب صدارت کے لئے کھڑے ہوئے لیکن کامیاب نہ ہوسکے۔ اس کے بعد نیویارک میں وکالت شروع کی۔ وہاں ۱۹۲۸ء تک "فائڈلٹی ڈی اینڈ ڈپازٹ کمپنی" کے نائب صدر رہے۔

۱۹۲۱ء میں ان پر فالج کا حملہ ہوا جس کا پیروں پر اثر پڑا لیکن اس سے ان کے عزم و ارادہ میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور سیاسی معاملات میں اسی جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیتے رہے [illegible] نیویارک کے گورنر منتخب ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں بھی ان کا انتخاب عمل میں [illegible] ان کو جمہوریہ امریکہ کی صدارت کے ذمہ دار

عہدہ کے لئے منتخب کیا گیا اور ۴ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء سے بحیثیت صدر کے اپنے فرائض انجام دینے لگے۔ انھوں نے اقتصادی اور معاشرتی معاملات کی اصلاح میں بڑی جرات سے کام لیا اور نہایت تیزی کے ساتھ ترقی اور اصلاح کی طرف قدم بڑھایا۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں دوبارہ صدر جمہوریہ امریکہ منتخب ہوئے۔ ان کا یہ دور صدارت ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کو ختم ہوگا۔

رزولٹ جمہوریت کے بڑے حامیوں میں سے ہیں انھوں نے کبھی بھی آمریت کو پسند نہیں کیا۔ اِن کے ہمدردیاں ہمیشہ برطانیہ اور فرانس کے ساتھ رہیں اور یہ ذاتی طور پر غیر جانبداری کی پالیسی کو زیادہ پسند نہیں کرتے۔

عصمت انونو

عصمت انونو جمہوریہ ترکیہ کے صدر ہیں۔ ۱۸۸۴ء میں بہ مقام سمرنا پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں فوج کے افسر مقرر ہوئے۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں جنرل اسٹاف میں شامل کر لئے گئے۔ ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۸ء تک جنگ عظیم میں بہ مقام شام ایک دستہ کے کمانڈر کی حیثیت سے نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۱۹ء میں مصطفےٰ کمال کی جماعت میں شامل ہو گئے۔

یہ "وطن پرست" فوج کے مخصوص بانیوں میں سے ہیں۔ یونانیوں کو بہ مقام انونو اناطولیہ میں شکست دی۔ سقاریہ اور سمرنا کی فتح میں ان کا بڑا دخل تھا۔ ۱۹۲۲-۲۴ء تک وزیر خارجہ کی حیثیت سے کام انجام دیتے رہے۔ انھی نے صلحنامہ لوزین پر دستخط کئے۔ ۱۹۲۳-۳۷ء تک وزیر اعظم رہے۔ ۱۹۳۴ء میں جب القاب دئے گئے تو انھوں نے فتح کی یادگار میں "انونو" کا لقب پسند کیا۔ ستمبر ۱۹۳۷ء میں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو گئے۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق تو خرابی صحت کے باعث علیحدہ ہوئے لیکن عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس علیحدگی کی وجہ کمال اتاترک سے اختلافات تھے۔

اتاترک کی وفات کے بعد ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء میں آپ متفقہ طور پر ترکی جمہوریہ کے صدر منتخب ہوئے اور ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو دوامی رہنما مقرر ہوئے۔

ان کا سیاسی مطمح نظر کمال اتاترک کی پالیسی کا جاری رکھنا، ترکی کو زمانہ

حال کے مطابق چلانا، اس کی قوت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا اور مغربی قوتوں نیز روس سے اچھے تعلقات قایم رکھنا ہے۔ موجودہ جنگ میں ابھی تک غیر جانبدار ہیں اور اس نازک موقع پر نہایت احتیاط اور بیدار مغزی سے ملک کی رہنمائی کر رہے ہیں۔

فرانکو

جنرل فرانکو (Fracisco Franko) اسپین کے مشہور جنرل اور ہر دلعزیز ڈکٹیٹر ہیں۔
سنہ ۱۸۹۲ء میں بہ مقام گلیشیا پیدا ہوئے، کچھ دنوں مراکو میں فوجی خدمات انجام دیں اور
پھر سنہ ۱۹۲۶ء میں کرنل مقرر ہوئے، سنہ ۱۹۳۵ء میں مراکو کے کمانڈر ان چیف کے مددگار
مقرر ہوئے، Lerraux کی وزارت میں کناری جزائر کے گورنر بنائے گئے
جولائی سنہ ۱۹۳۶ء میں وطن پرست جماعت کی طرف سے جمہوریہ اسپین کے خلاف
مراکو کی فوج کو اکسایا، جس کا نتیجہ خانگی جنگ کی شکل میں نمودار ہوا، بالآخر باغیوں
کے اصلی سردار جنرل سن جورجو (General Sanjurgu) کی
اتفاقی موت پر باغیوں کی جماعت کے سردار قرار پائے، یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء کو
عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی، اور کمانڈر ان چیف ہونیکا اعلان کر دیا۔
تین سال کی سخت جنگ کے بعد جس میں اٹلی اور جرمنی سے مدد لینی پڑی، انہوں نے
جمہوری جماعت کو شکست دے دی اور ملک پر قبضہ کر لیا۔
مئی سنہ ۱۹۳۹ء کے Anti Commintern Pact
میں شریک ہونے کے باوجود اٹلی اور جرمنی سے زیادہ تعلقات نہ بڑھ سکے، جس
کی وجہ چند ممتاز جنرلوں کی مخالفت تھی، ۲۳ر اگست سنہ ۱۹۳۹ء میں جرمن اور روس
کے معاہدہ نے ان کو اور بھی چونکا دیا، کیونکہ روس اب تک جنگ اسپین میں دشمن کی
مدد کرتا رہا تھا، موجودہ جنگ میں اسپین بھی غیر جانبدار رہے۔
خیالات کے اعتبار سے ان میں اور دوسرے ڈکٹیٹروں میں کوئی خاص فرق نہیں۔

کارڈل ہل

کارڈل ہل (Cordell Hull) ۱۸۷۱ء میں ایک چھوٹے سے دیہات اولمپس میں پیدا ہوا۔ اس نے ابتدائی تعلیم Pickett کے اسکول میں حاصل کی، بعد میں وہ لبنان Lebanon کے نیشنل نارمل اسکول اور کمبرلینڈ کے قانونی اسکول میں بھیج دیا گیا۔ اسے شروع ہی سے عوام کے مسائل سے دلچسپی تھی۔

اکیس ۲۱ سال کی عمر میں وہ جنرل اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ اسی اسمبلی کا ایک لیڈر بن گیا۔ ۱۸۹۸ء میں جب کہ امریکہ اسپین کے خلاف لڑ رہا تھا اس نے رضاکاروں کی ایک جماعت بنائی۔

۱۹۰۶ء میں وہ کانگریس کی رکنیت کے لئے کھڑا ہوا اور کامیابی کے بعد ٹیکس اور محصولات کے مسایل کو اپنی دلچسپی کا خاص مرکز بنایا۔ کچھ دنوں بعد آمدنی کے ٹیکس کا قانون لکھنے کا کام اس کے سپرد کیا گیا۔ ۱۹۱۶ء میں قومی وراثت کا قانون ٹیکس بھی اسی نے تیار کیا۔ جنگ عظیم کے زمانہ میں زراعتی قوانین بھی اسی نے مرتب کئے۔

ہل ۱۹۰۷-۲۱ء تک House of Representatives کا رکن رہا۔
وہ ورلڈ وار کانگریس کا بھی ایک سرگرم ممبر تھا۔ ۱۹۳۰ء میں وہ سینیٹ (Senate) کا ممبر چنا گیا۔ انتخاب ختم ہو جانے کے بعد روزولٹ نے

۱۹۳۷ء تک اسے اپنی کابینہ میں شامل کرلیا اور سیکرٹری آف اسٹیٹ کا عہدہ اس کے سپرد کردیا گیا۔ اپنے زمانہ میں ہل نے جو تجارتی معاہدے کئے ہیں، اس سے اس کی شہرت بہت بڑھ گئی ہے۔

ہل ملکی سیاست پر اظہار رائے کرنا ناپسند کرتا ہے، اور چونکہ وہ وزیر خارجہ ہے اس لئے اس نے اندرونی سیاست سے اپنے کو بالکل علیحدہ کرلیا ہے

شہزادہ کنوے

آج کل جاپان کا سب سے ممتاز شخص شہزادہ کنوے (Prince Konoye) ہے۔ یہ شخص خوبصورت، خوش زبان اور غیر معمولی طور پر ذہین ہے۔ اس کا خاندانی سلسلہ آخر میں خدا[1] سے مل جاتا ہے چند ہی مہینے پہلے یہ بری اور بحری فوج کی متفقہ خواہش سے وزیر اعظم منتخب کیا گیا تھا۔

شہزادہ نے شروع میں Kyoto یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی، بعد میں وہ ٹوکیو یونیورسٹی چلا گیا جہاں سے وہ قانون، سیاست اور فلسفہ میں نمایاں کامیابی کے ساتھ فارغ التحصیل ہوا۔ ۱۹۱۹ء کی ورسائی کانفرنس میں وہ شہزادہ سے جونی (Saijoni) کے پرائیویٹ سکریٹری کی حیثیت سے فرانس گیا۔ کچھ دنوں بعد وہ House of Peers کا رکن چنا گیا۔ ۱۹۳۳ء میں اسے ہاؤس کا صدر بنا دیا گیا۔ ۱۹۳۷ء میں شہزادہ جاپان کا وزیر اعظم ہو گیا۔

۱۹۳۹ء میں اسے وزارتِ عظمیٰ سے استعفٰی دینا پڑا۔ مستعفی ہونے کے کچھ دنوں بعد وہ All Important Privy Council کا صدر مقرر کیا گیا۔ وہ جب تک اس عہدہ پر رہا، روم۔ برلن محور کی سخت مخالفت کرتا رہا لیکن فوج کی مخالفت نے شہزادہ کو اس عہدہ سے علیحدہ ہونے پر مجبور کر دیا۔

---

[1] جاپانی عقیدے سے۔

شہزادہ فوجی آمریت کا سخت مخالف ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ملک کے تاجروں کو دولت آفرینی کا پورا پورا موقع دینا چاہیئے۔ اس کو فوج کا دشمن یا جاپان کی ترقی کے لئے دوسرے ممالک پر قبضہ کرنے کا مخالف سمجھنا صحیح نہیں ہے۔

آج کل پھر شہزادہ کنوئے کے ہاتھ میں جاپان کی سیاسی باگ ڈور ہے۔ اہل جاپان کو اس کی قابلیت، اہلیت، سیاسی تدبّر اور معاملہ فہمی پر بہت بھروسہ اور اعتماد ہے۔ فوج بھی اس سے خوش ہے اور تاجروں کا طبقہ بھی اسے اپنا ہمدرد سمجھتا ہے۔

گورنگ

گورنگ (Hermann Wilhelm Goring)
جرمنی کے فیلڈ مارشل اور وزیر ہیں اُن کی شخصیت ہٹلر کے بعد سب سے زیادہ اہم خیال کی جاتی ہے۔ ۱۲ر جنوری ۱۸۹۳ء کو بمقام بویریا پیدا ہوئے۔ جنگ عظیم میں جرمنی کے ہوائی بیڑے میں ملازم تھے۔ ایک عرصہ تک مشہور Richthofen دستہ کے کپتان رہے۔ جنگ کے بعد سوئیڈن کے ہوائی محکمہ میں نوکر ہوگئے۔ وہاں سے واپسی کے بعد ہٹلر کی جماعت میں شریک ہوگئے۔ نومبر ۱۹۲۳ء کی سازش میں حصہ لیا جس کی وجہ سے اٹلی بھاگنا پڑا۔ ۱۹۲۷ء میں واپس آکر نازی فوج تیار کی۔ ۱۹۲۸ء میں ریشتاگ (Reichstag) کے ممبر منتخب ہوئے۔ ہٹلر جب برسر اقتدار ہوا تو اس نے ۱۹۳۳ء میں گورنگ کو پرشیا کا وزیر اعظم اور وزیر داخلہ مقرر کیا اور تھوڑے ہی دنوں بعد جنرل اور ہوائی بیڑے کا وزیر بنا دیا۔ انھوں نے پہلے تو جرمنی کی ہوائی طاقت پوشیدہ طور پر بڑھائی اور اس کے بعد کھلم کھلا فوجی تیاریاں شروع کر دیں۔ اس کے بعد ملک کی اقتصادی حالت کی درستگی کی طرف متوجہ ہوئے اور چار سالہ پروگرام کے نگراں مقرر ہوئے۔ اس دوران میں انھوں نے آہستہ آہستہ اتنا اثر بڑھا لیا کہ جرمنی کے معاشی مسائل تمام تر انھیں کے ہاتھ میں آگئے۔ فروری ۱۹۳۸ء میں فیلڈ مارشل کے عہدہ پر سرفراز ہوئے اور یہودیوں کو ملک بدر کرنے کا کام

انھیں کے سپرد ہوا۔ یہ ہٹلر کے دست راست ہیں اور اس نے اپنی جانشینی کے لئے انھیں نامزد کیا ہے۔
یہ بہت ٹھاٹھ باٹھ سے رہتے ہیں اور اپنی غیر معمولی جسمانی قوت کے لئے مشہور ہیں۔

گوئبلس (Joseph Goebbles) جرمنی کا وزیر پروپگنڈا ہے۔ ۲۹ر اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء کو بمقام رائن لینڈ پیدا ہوا سنہ ۱۹۲۰ء میں ہائیڈبرگ سے پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگری حاصل کی اور پھر بحیثیت اخبار نویس کے رائن لینڈ میں کام کرنے لگا اسی زمانہ میں نیشلسٹ سوشلسٹ پارٹی جو جرمنی کی واحد نمائندہ جماعت ہے کا رکن ہو گیا۔ ہٹلر جب میونخ میں مقیم تھا تو جنوبی جرمنی میں ممبروں کی تعداد بڑھانیکی تمام تر ذمہ داری اسی پر تھی سنہ ۱۹۲۷ء میں برلن سے ایک روزانہ اخبار Der Angriff اپنی ادارت میں نکالا جو اب تک چل رہا ہے سنہ ۱۹۲۸ء میں ریشتاگ کا ممبر منتخب ہوا سنہ ۱۹۲۹ء میں پروپگنڈا پارٹی کا صدر بنایا گیا سنہ ۱۹۳۳ء میں پروپگنڈا وزیر مقرر ہوا۔ گوئبلس ہی نے تمام چھاپہ خانوں، ریڈیو، سینما اور تھیٹروں کو نازی پروپگنڈے کے لئے آلہ کار بنایا۔ یہ اس کے فرائض میں داخل تھا کہ نازی جماعت کا پروگرام زیادہ سے زیادہ واضح طور پر لوگوں کو سمجھائے۔ جب جرمنی نے اپنی مقبوضات میں اضافہ کر لیا تو گوئبلس کی پروپگنڈا جماعت کو اور بھی اہمیت حاصل ہو گئی۔

یہ عمدہ مقرر اور مضمون نگار ہے۔ اس کی زبان سادہ اور سلجھی ہوئی ہے۔ یہ ہٹلر اور گورنگ کے بعد جرمنی کا سب سے زیادہ ممتاز شخص ہے۔

لائیڈ جارج

لائیڈ جارج (David Lloyd George) ۱۷ / جنوری ۱۸۶۳ء میں بہ مقام مانچسٹر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ایک اسکول میں پائی۔ اس کے بعد اپنے طور پر مطالعہ کرتے رہے۔ ۱۸۸۴ء تک ان کا شمار ابتدائی وکیلوں میں کیا جاتا تھا۔ ۱۸۹۰ء میں اعتدال پسند جماعت کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے اور ۱۹۰۵ء، ۱۹۰۸ء تک تجارتی بورڈ کے صدر رہے۔ ۱۹۰۸ء، ۱۹۱۵ء محکمہ خزانہ کے چانسلر رہے۔ ۱۹۱۵ء میں وزیر اسلحہ جات بنائے گئے۔ اس کے بعد وزیر اسلحہ جات مقرر ہوئے اور ۱۹۱۶ء میں وزیر اعظم بنائے گئے۔

جنگ عظیم میں بڑی ہمت و استقلال کے ساتھ رہنمائی کی۔ ان کا شمار اُن چند ہستیوں میں کیا جاتا ہے جن کے سر جنگ کی کامیابی کا سہرا ہے۔ ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۲ء تک وزیر اعظم کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آئرلینڈ کے قضیہ کے متعلق انھوں نے بھی گفت و شنید کی، قومی حکومت کے اختتام اور اعتدال پسند جماعت کی شکست کے ساتھ ساتھ ان کی سیاسی سرگرمیوں کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ ۱۹۳۱ء میں اعتدال پسند جماعت سے الگ ہو کر آزاد اعتدال پسند جماعت کی بنیاد ڈالی، لیکن ۱۹۳۵ء میں اعتدال پسند جماعت میں شامل ہو کر قوت حاصل کی۔ ۱۹۳۸ء تک گورنمنٹ کی صلح پسندی کی پالیسی کو تنقیدی نظر سے دیکھتے رہے لیکن آغاز جنگ پر کچھ ایسا رویہ اختیار کیا جس سے شبہ ہوتا تھا کہ جنگ کے خلاف ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ عنقریب جنگی وزارت میں شامل کر لیے جائیں گے۔

می ٹیکز

جان می ٹیکز (John Metaxas) ۱۸۷۱ء میں
Ithasa میں پیدا ہوا۔ ۱۸۹۰ء میں عام فوج میں ایک انجنیر افیسر کی
حیثیت سے داخل ہوا۔ اس کے بعد اس نے جنگی مجلس برلن میں اپنی تعلیم
ختم کی۔ ۱۸۹۷ء میں اس نے ترکی اور یونان کے جنگ میں حصہ لیا۔ ۱۹۱۲ء میں
جنگ بلقان چھڑنے کے بعد جنرل می ٹیکز کو جنرل اسٹاف میں Director
of Operations مقرر کیا گیا۔ ۱۹۱۶ء میں وہ فوج سے علیحدہ ہوگیا
اور اس نے سیاست میں حصہ لینا شروع کردیا۔ ۱۹۱۷ء میں می ٹیکز نے
Venezelos کی اس پالیسی کی مخالفت کی کہ یونان کو اتحادیوں
کی جانب سے لڑائی میں شریک کیا جائے اور آخرکار جلا وطن کردیا گیا۔
جلا وطنی سے واپس ہونے کے بعد اس نے لبرل پارٹی میں ایک انتہا
پسند عنصر قایم کیا۔ ۱۹۲۶ء میں وہ رسل و رسائل کا وزیر مقرر ہوا۔ دوسرے
الکشن میں وہ کامیاب نہیں ہوا اور اس نے اعلان کیا کہ وہ سیاست
میں کوئی حصہ نہ لے گا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اُسے وزارت میں شامل کرلیا
گیا اور ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۳ء تک وزیر داخلہ رہا۔ ۱۹۳۵ء میں دفتر
جنگ کا وقتی طور پر مہتمم مقرر ہوا۔ ۱۹۳۵ء میں می ٹیکز کی جماعت
ناکامیاب رہی لیکن ۱۹۳۵ء میں جب کنگ جارج یونان واپس آیا

تو اس نے جنرل Panagos کی جگہ پر اسے وزیر خارجہ اور وزیر اعظم بنا دیا۔ می ٹیکزنے بادشاہ کو مجبور کیا کہ وہ ملک میں فوجی آمریت کا اعلان کو سے مگر بادشاہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

می ٹیکنز آہستہ آہستہ اپنا اثر بڑھاتا رہا۔ جس نے اس کی مخالفت کی، اس کو سخت سزا دی، یہاں تک کہ وہ یونان کا ڈکیٹیٹر ہو گیا۔ یونان کی وزارت عظمیٰ بھی آج کل اسی کے ہاتھوں میں ہے۔

مسولینی

مسولینی ۲۹ جولائی ۱۸۸۳ء کو بہ مقام پریداپیو Predappio
صوبہ فورلی میں پیدا ہوئے۔ یہ ایک لوہار کے لڑکے ہیں۔ ۱۹۰۲ء میں اشتراکی
ہو جانے کی وجہ سے جلا وطن کر کے سوئزرلینڈ بھیج دئے گئے۔ جب پھر اٹلی واپس
آئے تو اشتراکی جماعت میں ترقی پسند خیالات کی اشاعت کرنی شروع کی، اور
اس کے ترجمان اونتی Avanti میں کام کرنے لگے، جنگ عظیم کے زمانہ
میں وطن پرست ہو گئے، اور پر زور طریقہ پر اٹلی کو جنگ کی شرکت پر آمادہ کرنے
لگے، اشتراکی جماعت سے نکال دئے گئے۔ اس کے بعد اپنا ذاتی پرچہ "پپولو ڈی اٹیلیا"
(Popolod' Italia) نومبر ۱۹۱۴ء میں نکالا، جب اٹلی مئی ۱۹۱۵ء
میں جنگ میں شریک ہو گیا تو یہ ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے فوج میں داخل
ہوئے، اور تھوڑے ہی عرصہ میں دفعہ دار (Corporal) بنا دئے گئے۔

فروری ۱۹۱۷ء میں بری طرح زخمی ہوئے۔ صحت یابی کے بعد پھر اپنا پرچہ
نکالنے لگے۔ جنگ کے خاتمہ پر جب اٹلی کو خاطر خواہ فوائد حاصل نہ ہوئے اور بائیں
بازو کی ترقی پسند جماعت کا زور بہت بڑھ گیا، تو انھوں نے صرف ۴۰ آدمیوں
سے ۲۳ مارچ ۱۹۱۹ء کو بہ مقام میلان (Milan) fascio di
Combattimento نامی ایک جماعت کی بنیاد ڈالی جس کا مقصد
وطنیت کی اشاعت اور اشتمالیت کی مخالفت تھا۔ ۱۹۲۱ء کے انتخاب میں

انہوں نے صرف ...۳۵ ووٹ پائے لیکن اس وقت سے اس تحریک نے
ترقی شروع کی، ۱۹۲۱ء میں Giolitti سے جو اٹلی کے بہت بڑے
سیاست داں اور بائیں بازو کی ترقی پسند جماعت کے رہنما تھے، ایک انتخابی
معاہدہ کرکے ایوان میں ۳۰ جگہیں حاصل کیں، لیکن وزارت کے بنانے میں شرکت
سے انکار کر دیا۔ انہی دنوں میں اس تحریک نے "فاشزم" کا نام اختیار کیا،

اٹلی کی سیاسی حالت ۱۹۲۲ء میں ایک حد تک بگڑ گئی، اس عرصہ میں ترقی
پسند اشتراکی زور پکڑ گئے انھوں نے کارخانوں پر بھی قبضہ کر لیا، ادھر گورنمنٹ کی
قوت دن بدن کمزور ہوتی گئی فاشت جماعت کے Naples اجلاس کے
بعد ...۳۵ کے مجمع نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو اٹلی کے دارالسلطنت روم کے سامنے
مظاہرہ کیا اور مسولینی نے حکومت میں اختیارات کا مطالبہ کیا۔ Facta
کی کمزور حکومت نے راستہ صاف کر دیا اور بادشاہ نے مسولینی کو وزیراعظم بنا دیا

مسولینی کی پہلی حکومت فاشسٹیوں کے ساتھ ساتھ چند Right
Liberals اور Catholic Clericals پر مشتمل تھی، اشتراکیوں
نے کچھ مخالفت کی مگر فاشسٹیوں نے ابھرنے نہ دیا، ۱۹۲۲ء میں مسولینی نے
انتخابات کے سلسلہ میں ایک اصلاحی تجویز منظور کی جس کا مفہوم یہ تھا کہ وہ جماعت
جو کم سے کم چوتھائی ووٹ حاصل کرے اس کو ایوان وزارت میں ۲/۳ نشستیں
ضرور ملنی چاہئیں" اس کے بعد اپریل ۱۹۲۴ء کے انتخاب میں فاشسٹ جماعت
کو نمایاں اکثریت حاصل ہوئی۔

۱۰ جون ۱۹۲۴ء کو اشتراکیوں کا رہنما Matteotti انتہا پسند

فاشستیوں کے ہاتھوں قتل کردیا گیا۔ اس قتل نے مسولینی کی حکومت کے لئے
بڑی نازک صورت پیش کردی، ایوان کی تمام مخالف جماعتوں نے متحدہ طور پر
جس میں اشتراکی، اشتمالی اور اعتدال پسند وغیرہ سبھی شامل تھے احتجاج کیا،
اور اجلاس سے باہر نکل کر حکومت سے عدم تعاون کا اعلان کردیا۔

۱۹۲۵ء میں مسولینی نے ایک قانون جس کی رو سے انھیں ایک آمر کے
حقوق حاصل ہوگئے منظور کرالیا، ۱۹۲۶ء میں ایوانِ کی مخالف جماعتوں کے
اختیارات مسترد کردیئے گئے، ان کے بہت سے رہنماؤں کو ملزم قرار دیا گیا
اور انھیں اس قدر ستایا گیا کہ وہ دوسرے ممالک کو ہجرت کرگئے۔

اس کے بعد کا زمانہ اٹلی کو فاشست طرز پر منظم کرنے، لوگوں کو وطن
پرستی کی تعلیم دینے، اٹلی کی بحری، بری، قوت کو بڑھانے اور اس کی اقتصادی حالت
کو درست کرنے میں صرف ہوا۔ اس عرصہ میں اٹلی نے شخصی آزادی کو بھینٹ
چڑھا کر قومی نظم و کارکردگی حاصل کرلی۔ حکومت کے رہنما ہونے کی حیثیت سے
مسولینی کو نہ صرف وزیر اعظم کے اختیارات حاصل ہیں بلکہ وہ جنگ، بری، بحری
اور ہوائی طاقت کے بھی وزیر ہیں۔ وزیر داخلہ ہونے کا بھی انھیں کو شرف
حاصل ہے، حتیٰ کہ اٹلی نے ۱۹۳۴ء میں اور مغربی قوتوں کے ساتھ مل کر
Streesa front قائم کیا۔ مسولینی نے نازیوں کے نسلی رجحان کا مذاق اڑایا،
سمیٹک قوموں کے خلاف نفرت کے جذبہ کو اٹلی کے باشندوں سے غیر متعلق چیز
قرار دیا اور ۱۹۳۵ء میں اٹلی نے حبشہ کے فتح کرنے کا ارادہ کیا، جمعیتہ الاقوام کے
کمزور فیصلے اسکو جنگ سے تو نہ روک سکے لیکن مغربی طاقتوں سے اسے کنارہ کشی

اختیار کرنی پڑی۔

یہ ہٹلر کے ساتھ ہو کر جرمنی کی پالیسی کے حامی ہو گئے، حبشہ کی فتح کے بعد انھوں نے Impero ہونیکا اعلان کر دیا، اور اٹلی کے بادشاہ نے "شہنشاہ حبشہ" کا لقب اختیار کیا۔ رفتہ رفتہ اٹلی کا نازیوں کے ساتھ اشتراک عمل بڑھتا گیا۔ اسپین کی خانہ جنگی کے موقعہ پر تو جرمنی اور اٹلی ایک دوسرے کے قریب تر آ گئے۔ ۱۹۳۸ء میں اٹلی نے جرمنی کے آسٹریا پر قبضہ کو چپ چاپ مان لیا، مئی میں مسولینی نے ہٹلر کا بڑے اعزاز سے اٹلی میں خیر مقدم کیا، اور اگست میں خود بھی برلن گیا، اپنے پہلے خیالات کے بالکل برعکس ہٹلر کو خوش کرنے کے لئے یہودیوں کے خلاف قانون منظور کیا۔ انھوں نے زیکوسلوویکیا کے سلسلہ میں ہٹلر کی تائید کی اور میونخ کے معاہدہ میں شریک ہوئے۔ مارچ ۱۹۳۹ء میں مسولینی نے البانیہ پر قبضہ کر لینے کا حکم دیا، اور اس کے بعد ہی فرانسیسی مقبوضات "ڈیجی بوٹی اور ٹیونس سے متعلق مطالبات پیش کئے، اور نہر سویز کے انتظامی معاملات میں اٹلی کے حق کا مطالبہ کیا، مئی ۱۹۳۹ء میں جرمنی سے فوجی معاہدہ پر دستخط ہوتے لیکن جب ستمبر ۱۹۴۰ء میں جرمنی نے جنگ کا آغاز کیا تو اٹلی غیر جانب دار رہا۔

اٹلی کی بیرونی سیاست میں، ہر ہٹلر کی قومی اشتراکی جماعت جو فاشسٹ جماعت کا نمونہ تھی، اور جس نے ابتدا ہی سے آخر الذکر جماعت سے دوستانہ تعلقات قائم کر لئے تھے، جرمنی میں بر سر اقتدار آنے کے باوجود بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ان کی شادی Donna Rachele سے ہوئی ہے، اس سے دو لڑکے Bruno اور Vittorio اور ایک لڑکی

Edda ہے جس کی شادی اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ چیانو سے ہوئی ہے۔

جب فرانس کی آزادی آخری ہچکیاں لے رہی تھی تو اٹلی نے بھی جون ۱۹۴۰؁ء کے پہلے ہفتہ میں جنگ کا اعلان کر دیا، جب سے مختلف جگھوں پر برطانوی فوج سے مڈبھیڑ ہو چکی ہے اور کشمکش جاری ہے۔

مصطفیٰ النحاس پاشا

نحاس پاشا جون ۱۸۷۹ء میں بہ مقام سمنود پیدا ہوئے۔ ان کے باپ شیخ محمد النحاس سمنود میں لکڑی کے مشہور تاجر تھے۔

۶ برس کی عمر تک گھر ہی پر رہے ساتویں سال باپ نے مکتب میں داخل کرا دیا چار برس میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور ساتھ ہی ساتھ مکتب کی دوسری جماعت بھی پاس کر لی۔ گیارہ برس کی عمر میں والد نے تار کا کام سیکھنے کی غرض سے اپنے ایک دوست جو اسی محکمہ میں ملازم تھے ان کے سپرد کیا۔ انھوں نے اپنی غیر معمولی ذہانت کی بنا پر جلد خاصی مہارت حاصل کر لی۔ تار گھر میں کام کرتے ہوئے صرف آٹھ ہی دن ہوئے تھے کہ اتفاق سے صالح ثابت پاشا جو محکمہ برقیات کے ڈائرکٹر تھے تشریف لائے، مصطفیٰ نحاس کو دیکھ کر ان میں ترقی کے آثار پائے ان کے اتالیق سے مزید حالات معلوم کرکے بہت خوش ہوئے اور مشورہ دیا کہ انھیں قاہرہ کے مدرسہ میں بھیج دیا جائے۔

اسی دن اتالیق نے ان کے والد کو واقعات کی اطلاع دی۔ بیٹے کے حالات سن کر باپ کو غیر معمولی مسرت ہوئی۔ وہ قاہرہ لے گئے اور مدرسہ ناصریہ میں داخل کر دیا۔ داخلہ کے بعد ہفتہ وار امتحان میں تمام مضامین میں اوّل آئے اور انعام پایا، اخلاق اور عادات میں بھی تمغہ حاصل کیا، سالانہ امتحان میں اوّل آئے اور اپنی جماعت کے مانیٹر مقرر ہوئے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد خدیور کے ثانوی مدرسہ میں داخل ہوئے۔ اسی زمانہ میں لارڈ کچنر کا ارادہ ہوا کہ ثانوی مدارس سے کچھ طلبا منتخب کر کے انھیں فوجی تعلیم دلائی جائے۔ جب ان کی نظر مصطفےٰ نحاس پر پڑی تو یہ فوجی تعلیم کے لئے بہت موزوں معلوم ہوئے اور انھوں نے خواہش کی کہ یہ فوجی مدرسہ میں داخل ہو جائیں، لیکن انھوں نے پسند نہ کیا اور تعلیم جاری رکھی۔ اس موقعہ پر لارڈ کچنر نے کہا کہ جن لوگوں کو مفت تعلیم دی جا رہی ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ فوجی مدرسہ میں داخل ہوں۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ لارڈ کچنر کی ہیبت سے سارا مصر لرزہ بر اندام تھا لیکن مصطفےٰ نحاس نے کوئی پرواہ نہیں کی اور جرأت سے کہا کہ مجھ پر غربت کی وجہ سے درسگاہ نے یہ عنایت نہیں کی بلکہ یہ میری امتیازی کامیابی کا صلہ ہے۔ اس جواب کو سنکر لارڈ کچنر خاموش ہو رہے۔

ثانوی تعلیم کی تکمیل کے بعد لا کالج میں داخل ہوئے، چار سال کے بعد جون سنہ ۱۹۰۰ء میں وہاں سے فارغ ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۱۲ سال تھی سنہ ۱۹۰۴ء تک وکالت کرتے رہے۔ اس کے بعد جج مقرر ہوئے، تقریباً پندرہ برس اسی عہدہ پر سرفراز رہے۔ آپ اسی جگہ پر تھے کہ سعد زغلول پاشا نے آزادی کی نئی تحریک شروع کی، نحاس پاشا بھی تحریک میں زور شور کے ساتھ شامل ہو گئے۔ برطانوی حکومت نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو سیلون میں جلاوطن کر دیا، کئی برس کی جلاوطنی کے بعد رہائی ہوئی، لیکن اس اثنا میں ملک آزادی کی شاہراہ تک پہنچ چکا تھا۔

سنہ ۱۹۲۴ء میں سعد زغلول پاشا نے پہلی بار قومی وزارت مرتب کی اسی موقع پر نحاس پاشا وزیر مواصلات مقرر ہوئے۔ بعد کو مصری پارلیمنٹ کے صدر منتخب ہوئے۔ سعد پاشا کے انتقال کے بعد ان کے جانشین اور وفد پارٹی کے رہنما مقرر ہوئے، اس وقت سے آج تک مصری ترقی پسند جماعت کے رہنما ہیں سنہ ۱۹۲۸ء، سنہ ۱۹۳۰ء اور سنہ ۱۹۳۶ء میں تین مرتبہ وزیر اعظم منتخب ہوئے اس عرصہ میں بادشاہ اور آپ کے درمیان کچھ اختلاف ہو گیا جس کی بنا پر وزارت سے استعفا دینا پڑا۔

مولوٹو

مولوٹو (Molotov) سنہ ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوا۔ اس کے باپ کا نام (Mikhail Skryabin) تھا۔ وہ ابھی ہائی اسکول کا ایک طالبعلم ہی تھا کہ بالشویک جماعت کا رکن بن گیا۔ اور روس کی پولس کے ہاتھوں گرفتار ہوکر دو سال تک جلا وطنی کی سزا بھگتا رہا۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں جب کہ وہ ابھی صرف بائیس سال کا تھا، بالشویک جماعت کے روزانہ اخبار Pravda کا اڈیٹر بن گیا۔ اس اخبار کا انتظامی نگراں اسٹالن تھا۔

چند سال تک مولوٹو کچھ گمنام سا رہا۔ لیکن سنہ ۱۹۱۶ء سنہ ۱۹۲۰ء میں جنوبی روس کی صنعتوں کو قومی رنگ دینے کے کام کی نگرانی اس کے سپرد کی گئی اور ملکی پروپگنڈا کا کام بھی اسی کو سونپا گیا۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں وہ کمیونسٹ جماعت کی پالیسی طے کرنے والے شعبہ کا ایک رکن مقرر کیا گیا۔ یہاں سے اس کا سیاسی ارتقا شروع ہوتا ہے۔ اسٹالن نے مولوٹو کی خفتہ صلاحیتوں کا بہت جلد اندازہ کرلیا اور کچھ ہی عرصہ بعد کمونسٹ جماعت پر قابو پانے کی کوشش میں وہ اسٹالن کا دست راست بن گیا۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں وہ پنچ ہیتوں کی جماعت کا صدر چنا گیا۔ یہ عہدہ روس کے چند بہت بڑے عہدوں میں سے ہے۔

Litvinov کے معطل ہو جانے کے بعد گذشتہ خزاں میں مولوٹو وزیر خارجہ بنا دیا گیا۔ یہیں سے اس کی بین الاقوامی شہرت کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ ملک اور ملک کے باہر لوگوں کو اسٹالن کی بیرونی پالیسی میں جو جلد جلد تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں سمجھائے۔ مولوٹو پر اسٹالن کو بہت اعتماد ہے اور وہ پرانے انقلابیوں کی طرح اس کیلئے

جنرل ویگاں

جنرل ویگاں Brussels میں پیدا ہوئے۔ جنرل Foch کے لفٹنٹ کی حیثیت سے جنگ عظیم کے دوران اور اس کے بعد بھی اتحادی افواج کے افسران اعلیٰ اور نمایندوں کے ساتھ رہے اور ان پر اپنے ملک کی پالیسی اور ارادوں کو ظاہر کرتے رہے۔ یہ کام کچھ آسان نہ تھا لیکن ان کے سیاسی تدبر اور شخصیت نے ان کو ان کے فرائض کی ادائیگی میں بہت مدد دی۔

فروری ۱۹۳۱ء میں جنرل ویگاں مارشل پے تین کی جگہ پر جنگ کی مجلس اعلیٰ کے نائب صدر مقرر ہوئے (اس مجلس کا صدر فرانس کی جمہوریت کا صدر ہوتا ہے) اس کے بعد وہ فوج کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوئے۔ کچھ ہی عرصہ بعد فوج کے کمانڈر ان چیف بنا دیے گئے۔ مدافعت کے لئے جو کابینہ بنائی گئی اس میں ویگاں کو بری، بحری اور ہوائی افواج کا نگراں مقرر کیا گیا۔ اسی زمانہ میں فرانسیسی وزیر جنگ ماجینو کی زیر نگرانی ماجینولائن بنی جس پر ۲۰ کروڑ پونڈ خرچ ہوئے۔

جنرل ویگاں جرمنی سے دوستی کرنے کے سخت مخالف تھے جنوری ۱۹۳۵ء میں وہ اپنی ملازمت سے علیحدہ کر دیے گئے اور ان کی جگہ جنرل Gumeline کو دیدی گئی۔

جنرل ویگان بہت قابل آدمی ہیں۔ اہل فرانس انھیں آج کل فرانس کا سب سے بہتر سپاہی سمجھتے ہیں۔ یہ بہت سخت کھتولک ہیں۔ یہ ادیب بھی ہیں انھوں نے جنرل Foch کے حالات زندگی مرتب کئے ہیں۔ ویگاں کو آرٹ، ادب اور ڈرامہ کا ایک بڑا نقاد سمجھا جاتا ہے۔

ہٹلر

ہٹلر (Adolf Hitler) ۲۰ اپریل ۱۸۸۹ء کو آسٹریا کے مقام Braunan میں پیدا ہوا۔ باپ چنگی کا افسر تھا، ابتدائی تعلیم Linz کے ثانوی اسکول میں حاصل کی۔ یہ شہر اس وقت پان جرمن ازم کا مرکز تھا۔ اس کے خیالات پر اس تحریک کا بہت اثر پڑا۔ اسکول چھوڑ کر وی اینا (Vienna) مصوری سیکھنے کے خیال سے گیا لیکن امتحان داخلہ میں ناکامیابی کی وجہ سے داخلہ نہ ہو سکا۔ کچھ دنوں تک اینٹیں ڈھوتا رہا۔ اس کے بعد کارڈون پر تصویریں بنا بنا کر شراب کی دوکانوں پر آنے والے خریداروں کے ہاتھ بیچنے لگا۔

ہٹلر کو سیاسیات سے شروع ہی سے دلچسپی تھی۔ چنانچہ پان جرمن کی موافقت اور ہیبس برگ (Habsburg.) و اشتراکی خیالات کے خلاف آواز بلند کرنے لگا۔ ۱۹۱۱ء میں یہ میونخ چلا گیا اور تصویریں بیچ کر زندگی بسر کرتا رہا۔ اگست ۱۹۱۴ء میں لڑائی شروع ہوئی تو جرمن فوج میں داخل ہو گیا اور مغربی محاذ پر جنگ کے ختم ہونے تک ایک اردلی کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ لڑائی کے آخیر میں گیس سے آنکھوں کو سخت صدمہ پہنچا اور کچھ عرصہ کے لیے بینائی جاتی رہی۔ لڑائی کے بعد وہ میونخ واپس آیا۔ یہاں اسے جاسوس مقرر کیا گیا تاکہ وہ سیاسی جلسوں کی نگرانی کیا کرے۔ اسی زمانہ میں ہٹلر کی ملاقات

جرمنی کے اعتدال پسند جماعت کے ارکان سے ہوئی۔ یہ لوگ میونخ کے ایک سرائے میں اکثر جمع ہوا کرتے تھے، ان کی جماعت صرف چھ ممبروں پر مشتمل تھی اور ان کا رہنما Drexler تھا۔ ہٹلر بھی اس جماعت کا ممبر ہو گیا اور جماعت کو ترقی دینے کی کوشش کرنے لگا۔ چند ہی دنوں میں ممبروں کی تعداد کافی بڑھ گئی یہ اس کا رہنما بنایا گیا اور اس کا نام جرمن کی آزاد خیال قومی اشتراکی جماعت رکھا گیا۔ ۱۹۲۳ء میں اس جماعت نے حکومت پر قابو پانے کی کوشش کی مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ ہٹلر کو گرفتار کر کے لینڈس برگ (Landsburg) کے قلعہ میں بند کر دیا گیا۔ اسی زمانہ میں اس نے اپنی کتاب "میری جد و جہد" کا پہلا حصہ لکھا۔ قید ہونے کے آٹھ مہینے بعد قومی حکام کی مدد سے چھوڑ دیا گیا۔ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۷ء تک کے عرصہ میں میری جد و جہد کا دوسرا حصہ لکھا۔

۱۹۲۸ء میں اس کی جماعت کی تعداد آٹھ لاکھ تک پہنچ گئی۔ اس نے اپنے بارہ ممبر ریشتاگ بھیجے ۱۹۳۰ء کی اقتصادی بدحالی نے جرمنی میں ایک ہل چل مچا دی۔ ہٹلر نے "تاجروں کی مالی مدد کی وجہ سے الکشن میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی، اس کی جماعت کے ۱۰۷ ممبر ریشتاگ کے لئے منتخب ہوئے، لیکن ابھی تک اس میں اشتراکیوں ہی کی اکثریت تھی۔ ہٹلر آہستہ آہستہ اپنی جماعت کی تعداد اور اثر بڑھا رہا تھا، چنانچہ ۱۰ ر اپریل ۱۹۳۲ء کے الکشن میں، جب کہ وہ ہنڈن برگ کے مقابلہ میں صدارت کے لئے کھڑا ہوا تھا اسے ۱۳,۴۰۰,۰۰۰ ووٹ ملے اور ۳۱ ر جولائی ۱۹۳۲ء میں جب کہ وہ ریشتاگ کی رکنیت کا امیدوار تھا، اس کی موافقت میں ۱۳,۷۰۰,۰۰۰ ووٹ پڑے۔

اس کثرت رائے کے باوجود ہنڈن برگ کی جماعت اکثریت میں رہی اور وہ صدارت پر فائز رہے۔ ۶ نومبر ۱۹۳۲ء کے الکشن میں پہلی مرتبہ نازی جماعت کے ووٹ میں کافی کمی ہوئی اور ہٹلر کو صرف ۱۱،۷۰۰،۰۰۰ ووٹ حاصل ہوئے۔ اس دفعہ von Schleicher چانسلر بنا دئے گئے۔ کچھ عرصہ بعد جرمنی کے لوہے کے تاجروں کی تجارت بیٹھ گئی۔ انھیں یہ خیال پیدا ہوا اگر ہٹلر کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور دیدی جائے تو شاید وہ ان کی اس آڑے وقت مدد کرے اور ان کی تجارتی بدحالی دور ہو جائے۔ یہ سوچ کر ان لوگوں نے ہنڈن برگ سے ہٹلر کو چانسلر بنانے کی درخواست کی، چنانچہ Schleicher اپنی جگہہ سے ہٹا دئے گئے اور جنوری ۱۹۳۳ء میں قوم پرستوں اور نازیوں کی ایک ملی جلی کابینہ بنائی گئی اور چانسلر کا عہدہ ہٹلر کے سپرد کیا گیا۔

ہٹلر نے سب سے پہلا قدم جو اٹھایا وہ پارلیمنٹ میں آگ لگوانے کی سازش تھی۔ الزام اشتراکیوں کے سر تھوپا گیا اور بڑے بڑے اشتراکی پکڑے گئے، اس طرح لوگوں پر ظاہر کیا گیا کہ نازی جرمنی کو اشتراکیوں سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ۵ مارچ ۱۹۳۳ء کے انتخاب میں اس کو ۱۷۲۷۰۰۰۰ ووٹ ملے اور اس نے ریشتاگ کے ذریعہ ایک ایسا قانون منظور کرا لیا جس کی رو سے اسے ایک آمر کے اختیارات حاصل ہو گئے۔ آمر ہونے کے بعد اپنی خفیہ پولس گستاپو اور اپنی جماعت کی فوج S.A. و S.S. کی مدد سے خود مختارانہ طور پر حکومت کرنے لگا۔ جمہوریت کے بچے کھچے دستور کو مٹا دیا اور تمام مخالفین کو یا تو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا یا گرفتار کر کے جیلوں میں بھر دیا

گیا۔ تاجر جن کی مدد سے ہٹلر کے ہاتھ میں حکومت آئی تھی، اس بات پر زور ڈال رہے تھے کہ ملک میں اشتراکی خیالات پھیلنے نہ پائیں، چنانچہ ۳۰ رجون ۱۹۳۴ء کو اس نے تمام اشتراکی رہنماؤں کو قید کرلیا اور بعد میں قتل کردیا۔ قتل ہونے والوں میں Captain Roehm بھی تھا جس نے ہٹلر کی بہت زیادہ مدد کی تھی۔ ان سفاکانہ قتل کے بعد ان لوگوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا جو نازی جماعت کے پیرو نہیں تھے اور جن سے ہٹلر کو ذاتی عداوت تھی۔ جنرل Von Schleicher اور ان کی بیوی ان کی چھوٹی لڑکی کے آنکھوں کے سامنے قتل کردئے گئے۔ Von Kahr بھی جن کی عمر ۷۰ سال کی تھی، صرف اس لئے ختم کردئے گئے کہ انھوں نے ۱۹۲۳ء کے الکشن میں ہٹلر کی مدد نہیں کی تھی۔ ان لوگوں کے علاوہ بہت سے کیتھولک سیاست داں اور حکام کو بھی قتل کیا گیا، مقتولین کی تعداد کا اندازہ تین سو سے لے کر گیارہ سو تک کیا جاتا ہے۔

۲۵ رجولائی ۱۹۳۴ء کو ہٹلر کے اشارہ سے نازیوں نے آسٹریا میں سر اٹھایا۔ چانسلر Dollfuss اور بہت سے لوگ قتل کردئے گئے۔ حکومت نے حالات پر جلد ہی قابو حاصل کرلیا۔ جرمنی کی یہ مداخلت مسولینی کو ایک آنکھ نہ بھائی اور اس نے فوجی تیاری شروع کردی۔ مسولینی کا یہ رنگ دیکھ کر ہٹلر نے وقتی طور پر آسٹریا کے معاملات سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ ۲ راگست ۱۹۳۴ء کو ہنڈن برگ کا انتقال ہوگیا اور اسے صدر اور چانسلر کے دونوں عہدے دے دئے گئے۔ اس مرتبہ ہٹلر کو ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ ووٹ ملے۔

ہٹلر نے آہستہ آہستہ فوجی طاقت بڑھانی شروع کی۔ مارچ ۱۹۳۵ء میں

ورسائی کے صلح نامہ کو ختم کرنے کے لئے فوج میں بھرتی شروع کی۔ ۱۹۳۵ء میں یہودیوں
کے خلاف قانون منظور کیا جس کی رو سے تمام یہودی جرمنی سے نکال دئے گئے۔
۷ مارچ ۱۹۳۶ء کو صلح نامہ لوکارنو کے خلاف اس نے رائین لینڈ پر قبضہ کر لیا۔
اسلحہ جات کے کارخانوں میں کثرت اور فوج میں بے حد و حساب بھرتی
کی وجہ سے ہٹلر جرمنی سے بے روزگاری کو ختم کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ ۱۹۳۸ء
میں اس نے اپنے پروگرام پر عمل کرنا شروع کیا۔ جو لوگ خلاف تھے ان کو فوری
تک ختم کر دیا۔ ۱۲ فروری ۱۹۳۸ء کو آسٹریا کے چانسلر سے زبردستی عہد نامہ پر
دستخط کرائے کہ آئندہ سے نازیت کے خلاف وہاں کسی قسم کا پروپگنڈا نہ ہوگا۔
ایک ماہ بعد ۱۲ مارچ ۱۹۳۸ء کو آسٹریا پر قبضہ کر لیا۔ قبضہ کے بعد دم لینے کیلئے
ہٹلر نے اعلان کر دیا کہ جرمنی یورپ کے کسی حصہ پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا اور نہ
اس کی حکومت کا زیکوسلاویکہ پر حملہ کرنے کا ارادہ ہے لیکن آسٹریا پر قبضہ کرنے
کے بعد ہی زیکوسلاویکہ کے خلاف جرمنی میں ایک زبردست تحریک شروع کی گئی۔
Sudeten - German کی تحریک Henlein
کے ذریعہ اس ملک میں ہنگامہ پیدا کیا گیا اور ستمبر میں ہٹلر نے سوڈٹن لینڈ کو جرمنی کی
حکومت میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا اور مطالبہ پورا نہ ہونے کی صورت میں جنگ
کی دھمکی دی۔
میونخ کے فیصلہ کی رو سے سوڈٹن لینڈ کو جرمنی کے زیر اثر آنا پڑا۔
اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ہٹلر نے زیکوسلاویکہ پر قبضہ کر کیا۔ مارچ ۱۹۳۹ء میں پولینڈ
سے ڈینزگ اور کاریڈر واپس کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے برطانیہ اور فرانس

کے بل بوتے پر انکار کر دیا، ۳۰ اگست ۱۹۳۹ء کو جرمنی نے الٹیمیٹم بھیجا اور یکم ستمبر کو ڈینزگ جرمنی میں شامل کر کے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ ۳ ستمبر ۱۹۳۱ء کو برطانیہ اور فرانس نے بھی اعلانِ جنگ کر دیا۔ آغاز جنگ سے لے کر اب تک ڈنمارک، ناروے، سوڈٹن لینڈ، اسکنڈنیویا، ہالینڈ، بلجیم، فرانس، زیکوسلاویکہ، آسٹریا یکے بعد دیگرے جرمنی کے قبضہ میں آچکے ہیں۔

ہٹلر کی پالیسی ہمیشہ یہ رہی ہے کہ زوردار الفاظ میں امن قایم رکھنے کا وعدہ کر کے دشمن کو دھوکے میں رکھا جائے اور موقع پا کر اپنا مقصد حاصل کیا جائے۔ اس کا خیال تھا کہ پہلے جرمنی، برطانیہ سے ملکر روس کے خلاف متحدہ محاذ قایم کرے لیکن حالات نے کچھ ایسی صورت اختیار کی کہ برطانیہ سے صلح نہ ہو سکی اور پہلے اسی سے نپٹنا پڑا۔ دشمن دونوں تھے لیکن ایک کو ختم کرنے کے لئے دوسرے کے سر پر ہاتھ رکھنا ضروری تھا، اس لئے روس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا گیا، دوستی کی نباہ کا دارومدار محض ہوا کے رُخ پر ہے۔

ہس

ہس (Rudolf Heas) جرمن نازی جماعت کا دوسرا بڑا رہنما ہے۔ اس کے والدین جرمن ہیں۔ یہ اسکندریہ میں پیدا ہوا۔ موجودہ جنگ کے شروع ہونے پر ہٹلر نے گورنگ کے بعد اسی کو جانشین مقرر کیا تھا۔

یہ سب سے پہلے ہٹلر کا باڈی گارڈ تھا۔ اس کے بعد پرائیوٹ سکریٹری ہوا، آج کل کابینہ کا ایک رکن ہے۔ ہس ہٹلر کا ایک وفادار دوست ہے۔ یہ بہت متکبر المزاج شخص ہے۔

ہملر

ہملر (Heinrich Himmler) جرمنی کا نازی لیڈر اور ایس۔ ایس نازی بلیک گارڈس (Nazi Black Guards) اور گستاپو (خفیہ پولیس) کا صدر ہے۔ یہ نازی آمریت کی ملک کے اندر حفاظت کرتا ہے اور اس کے خلاف شورش کو دباتا رہتا ہے۔ یہ اپنے فرائض کے ادا کرنے کے سلسلہ میں ہزاروں انسانوں کو قتل کر چکا ہے۔ ہٹلر کے ساتھ ہر مفتوحہ ملک میں جاتا ہے۔ آخری مرتبہ پولینڈ بھی گیا تھا تاکہ وہاں نازی جماعت کی مخالفت کو دبا سکے۔ یہ جرمنی کی جنگی مجلس کا بھی ایک ممبر ہے۔

ہیلی فکس

لارڈ ہیلی فکس (Lord Halifax) جو پہلے لارڈ ارون
کے نام سے مشہور تھے اور جو آج کل وزیر خارجہ ہیں، ۱۶ر اپریل ۱۸۸۱ء میں پیدا
ہوئے۔ ایٹن اور کرائسٹ چرچ آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی ۱۹۱۰ء میں یارک
شایر کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے اور قدامت پسند جماعت میں
شریک ہوگئے ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۷ء تک یارک شایر کے سوار فوج کے فرانس میں
میجر (Major) رہے۔ ۱۹۲۲ء میں نوآبادیات کے انڈر سکریٹری تھے،
بعد میں پریوی کونسلر بنا دیے گئے۔ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء تک تعلیمی بورڈ کے صدر
رہے۔ بالڈون کی کابینہ میں وزیر زراعت کے عہدہ پر فائز تھے ۱۹۲۵ء میں
ہندوستان کے وائسرائے مقرر کیے گئے۔ وائسرائے ہونے کے بعد ان کی سب سے
پہلی کوشش اس ہندو مسلم اختلاف کو دور کرنا تھا جو فرقہ وارانہ جھگڑوں کی صورت
میں ظاہر ہو رہا تھا۔ انہی کے زمانہ میں (۱۹۲۸ء) سائمن کمیشن آیا تھا جس کی
سارے ملک نے سخت مخالفت کی تھی ۱۹۳۱ء میں ان کا عہد ملازمت ختم ہوگیا یہ
انگلستان جانے کے بعد تعلیمی بورڈ کے صدر، وار سکریٹری، لارڈ پریوی سیل، اور
لارڈ پریزیڈنٹ آف دی کونسل کے مختلف عہدوں پر فائز رہے ۱۹۳۷ء میں
انگلستان اور جرمنی کے درمیان صلح کے امکانات کو ہٹلر کے سامنے پیش کرنے
جرمنی گئے۔ ایڈن کے مستعفی ہونے کے بعد فروری ۳۸ء میں ان کو وزیر خارجہ

بنا دیا گیا، انھوں نے جرمنی کو مراعات دے کر خوش کرنے کے طریقہ کی بادلِ ناخواستہ تائید کی۔ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء میں زیکوسلاویکہ کے ختم ہو جانے کے بعد جرمنی کی تشدّد آمیز پالیسی کے خلاف آواز بلند کی، اور ہر ہٹلر پر یہ ظاہر کر دیا کہ اہل انگلستان اس کی ظالمانہ پالیسی کو ختم کر کے ہی چین لیں گے۔ انھوں نے ہر ہٹلر سے یہ بھی کہا کہ اگر وہ اپنے مطالبات، جنگ کے بجائے گفت و شنید سے طے کرنا چاہے تو ان کی حکومت کو کوئی عذر نہ ہوگا۔

لارڈ ہیلی فکس اپنے بلند کردار، مذہبیت اور انصاف پسندی کی وجہ سے ملک میں ایک خاص مرتبہ کے مالک ہیں۔